http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | 7 تا 13 صفر المظفر 1421ھ مطابق 12 تا 18 مئی 2000ء | شمارہ نمبر ۵۱

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی عطایات

قادیانیوں کی سازش کا محور سرزمینِ بہاولپور

"ریاض احمد گوہر شاہی سب سے بڑا جھوٹا، گمراہ اور دھوکہ باز ہے"

امامِ کعبہ کا فتویٰ

یوم مئی

یومِ مزدور یا یومِ خندق

توہین رسالت کے قانون میں تبدیلی کے خلاف یوم احتجاج

قیمت: ۵ روپے

مسافر مختلف قریب قریب جگہوں میں رہے تب بھی قصر کرے:

س...... (الف) زید کراچی سے پشاور گیا اور پشاور میں ۲۵ دن رہنے کا ارادہ ہے مگر مختلف مقامات پر دو تین دن رہتا ہے لیکن جن مختلف مقامات پر رہتا ہے وہ قریب قریب ہیں ایک فرلانگ یا آدھا فرلانگ دور دور مختلف دیہات میں کیا وہ نماز پوری پڑھے گا؟

(ب) عمر پشاور سے کراچی آیا اور ۱۵ دن سے زائد کراچی میں رہتا ہے مگر دو دن ناظم آباد' تین دن ناور میں تین دن کماڑی میں یا اس سے بھی تھوڑا دور یا اس سے بھی قریب قریب مقامات پر رہتا ہے کیا پوری نماز پڑھے گا؟

ج...... مسافر جب ایک معین مقام (شہر یا گاؤں) میں ۱۵ دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت کرلے تو وہ مقیم ہو جاتا ہے اور اس کے ذمہ پوری نماز پڑھنا ضروری ہے اور اگر ایک جگہ رہنے کی نیت نہیں تو وہ بدستور مسافر رہے گا اور نماز کی قصر کرے گا' پس سوال میں ذکر کردہ پہلی صورت میں وہ مسافر ہے کیونکہ اس کی نیت ایک جگہ رہنے کی نہیں بلکہ مختلف جگہوں پر رہنے کی ہے' گو ان جگہوں میں زیادہ فاصلہ نہیں اور دوسری صورت میں وہ مقیم ہوگا کیونکہ کراچی کا پورا شہر ایک ہی ہے اس کے مختلف محلوں یا علاقوں میں رہنے کے باوجود وہ ایک ہی شہر میں ہے۔

مرد اور عورت اپنے اپنے سسرال میں مقیم ہوں گے یا مسافر؟

س...... آدمی جب اپنے سسرال جائے تو کیا وہاں سفر والی نماز ادا کرے یا مقیم والی۔ بیوی خواہ اپنے والدین کے گھر ہو یا نہ ہو تو کس طرح نماز ادا کرے۔ اگر بیوی اپنے والدین کے گھر جائے تو کیا وہ بھی مسافرہ ہے یا مقیم؟

ج...... مرد کے سسرال اگر مسافت سفر پر ہے تو وہ وہاں مسافر ہوگا اور بیوی کی اگر رخصتی ہو چکی ہے اور وہ اپنے میکے ملنے کے لئے آتی ہے تو وہ بھی وہاں مسافر ہوگی۔ جب کہ اس کی نیت وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نہ ہو۔

ہاسٹل میں رہنے والا طالب علم کتنی نماز وہاں پڑھے اور کتنی گھر پر؟

س...... میں مہران یونیورسٹی جامشورو میں پڑھتا ہوں میرا گاؤں یہاں سے ۴۹ میل دور ہے اور میں ہاسٹل میں رہتا ہوں اور ہر جمعرات کو گاؤں جاتا ہوں یوں میرا گاؤں سے دور ۱۵ دن سے کم دن کا قیام ہے سوال یہ ہے کہ مجھے سفری نماز پڑھنی چاہئے یا پوری؟ نیز یہ کہ گاؤں میں صرف ایک رات رہتا ہوں ہفتے میں۔

ج...... اگر آپ ایک بار ہاسٹل میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلیں تو ہاسٹل آپ کا "وطن اقامت" بن جائے گا' اور جب تک آپ طالب علم کی حیثیت سے وہاں مقیم ہیں وہاں پوری نماز پڑھیں گے' اور اگر آپ نے ایک بار بھی وہاں پندرہ دن کا قیام نہیں کیا تو آپ وہاں مسافر ہیں۔ اور قصر پڑھیں گے اور گھر پر تو آپ ہر حال میں پوری نماز پڑھیں گے' خواہ ایک گھنٹہ کے لئے آئے ہوں۔

میدان عرفات میں قصر کیوں پڑھی جاتی ہے؟

س...... یوم الحج یعنی ۹ ذی الحجہ کو مقام عرفات میں مسجد نمرہ میں جو ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ پڑھی جاتی ہیں وہ ہمیشہ قصر کیوں پڑھی جاتی ہیں؟ جبکہ مکہ معظمہ سے عرفات کے میدان کا فاصلہ تین چار میل ہے' اور قصر کے لئے مقام قیام سے ۴۸ میل یا ایسے ہی کچھ فاصلے کا ہونا ضروری ہے؟

ج...... ہمارے نزدیک عرفات میں قصر صرف مسافر کے لئے ہے۔ مقیم پوری نماز پڑھے گا' سعودی حضرات کے نزدیک قصر مناسک کی وجہ سے ہے۔ اس لئے امام خواہ مقیم ہو' قصر ہی کرے گا۔ اب سنا ہے کہ احناف کے مسلک کی رعایت میں امام ریاض سے لایا جاتا ہے۔

منیٰ میں قصر نماز:

س...... کوئی شخص پاکستان سے یا دوسرے ممالک سے حج یا عمرہ کے لئے جاتا ہے تو مکہ شریف میں پندرہ سے زیادہ ایام رہنے کے بعد احرام حج باندھ کر منیٰ و عرفات کو جاتا ہے اب پوچھنا یہ ہے کہ منیٰ و عرفات و مزدلفہ میں نمازیں قصر پڑھے یا پوری پڑھے؟ بعض کہتے ہیں کہ قصر پڑھے کیونکہ نبی علیہ السلام نے مکہ میں مقیم ہونے کے باوجود نماز قصر پڑھی۔ اگر حنفی مسلک رکھنے والے نے قصر پڑھی ہو تو اس کی نمازیں ہو گئیں یا دوبارہ قضا کرے؟

ج...... قصر کا حکم صرف مسافر کو ہے' اور جو شخص منیٰ جانے سے پہلے مقیم ہو خواہ اس وجہ سے کہ وہ مکہ مکرمہ کا رہنے والا ہے' خواہ اس وجہ سے کہ وہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ عرصہ سے مکہ مکرمہ میں ٹھہرا ہوا تھا۔ اس کو منیٰ' عرفات اور مزدلفہ میں قصر کی اجازت نہیں۔ وہ پوری نماز پڑھے اور اگر قصر کر چکا ہے تو وہ نمازیں نہیں ہوئیں' ان کو دوبارہ پڑھے۔

خلاصہ یہ کہ جو حاجی صاحبان ایسے وقت مکہ مکرمہ جاتے ہیں کہ ۸ تاریخ (جو منیٰ جانے کا دن ہے) تک مکہ مکرمہ میں ان کے پندرہ دن نہیں ہوتے ہیں وہ مکہ مکرمہ میں بھی مسافر شمار ہوں گے' اور منیٰ عرفات میں بھی لہٰذا قصر کریں گے۔ اور اگر ۸ تاریخ تک مکہ مکرمہ میں ان کے پندرہ دن پورے ہو جاتے ہیں تو وہ مکہ مکرمہ میں مقیم ہو جائیں گے اور منیٰ و عرفات میں بھی مقیم رہیں گے۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۱۸ | ۱۳ تا ۱۹ صفر المظفر ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۲ تا 18 مئی 2000ء | شمارہ 51

بیاد
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ڈیزائننگ و ترئین
ارشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ
فیصل عرفان

سرپرست:
حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ:
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ:
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مدیر:
مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

☆	توہینِ رسالت کے قانون میں تبدیلی کے خلاف یومِ احتجاج (ادارہ)	4
☆	قادیانیوں کی سازش کا محور سرزمین بہاولپور ([illegible])	6
☆	خاتم النبیین کی صفات (محمد یونس قادری)	11
☆	یکم مئی یوم مزدور صحیح یا غلط؟ (مولانا محمد عمر فاروق)	13
☆	[illegible] (امام کعبہ)	14
☆	سندھ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیاں (ابو سلمان)	16
☆	لاہوری مرزائیوں کے دجل کا انکشاف (مولانا منظور احمد)	18
☆	اسلامی معاشرہ میں صحافیوں کا کردار (مولانا محمد عمر فاروق)	20
☆	اخبار ختم نبوت	22

زرِ تعاون بیرونِ ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۲۰ امریکی ڈالر

زرِ تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے سالانہ: ۲۵۰ روپے ششماہی: ۱۲۵ روپے سہ ماہی: ۶۵ روپے

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۹/۷۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

لندن آفس
35, STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0207-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲ - ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۸۰۳۳۷ ، فیکس ۷۸۰۳۴۰

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توہین رسالت کے قانون میں تبدیلی کے خلاف یوم احتجاج

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب، نائب امیر مرکزیہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب، ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، ناظم نشریات مولانا محمد اکرم طوفانی نے بروز جمعہ کو توہین رسالت کے قانون میں ایف آئی آر درج کرانے کے لئے ڈی سی کی شرط لگانے کی ترمیم کے خلاف یوم احتجاج منانے کی اپیل کی، جبکہ اس کی تائید میں جمعیت علماء اسلام کے قائدین مولانا فضل الرحمن، مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا محمد خان شیرانی، ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مولانا گل نصیب، مولانا عبداللہ صاحب بھکر والے، اور جمعیت علماء پاکستان کے مولانا شاہ احمد نورانی، شاہ فرید الحق، صوفی ایاز خان نیازی نے بھی یوم احتجاج منانے کی اپیل کی۔ ان علماء کرام کی اپیل پر لبیک کہتے ہوئے کراچی سے خیبر تک اور جوالان سے بولان تک مسلمانوں نے یوم احتجاج میں بھرپور حصہ لیا۔ ہزاروں مساجد میں احتجاجی قراردادیں منظور ہوئیں، بڑے بڑے اکابر علماء کرام نے احتجاجی بیانات جاری کئے۔ حکومت نے ایک وضاحتی بیان جاری کیا کہ توہین رسالت کے قانون میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جائے گی اور مسلمانوں کا یوم احتجاج منانا کسی طور پر درست نہیں۔ ہم ان سطور کے ذریعہ اپنے حکمرانوں سے یہ سوال کرنا چاہتے ہیں کہ وہ منصب اقتدار پر بیٹھ کر بصارت اور بصیرت سے بالکل عاری کیوں ہو جاتے ہیں کہ ان کو کچھ سجھائی نہیں دیتا۔ وہ انسانی حقوق کے حوالے سے بے شک جتنی چاہیں کانفرنس کریں، مغرب کو یقین کرائیں کہ انسانی حقوق کا خیال رکھا جائے گا لیکن اسلامی اقدامات میں تو کم از کم مداخلت نہ کریں اور متفقہ مسائل کو نہ چھیڑیں۔ عیسائیوں اور یہودیوں نے اپنے بزرگوں اور انبیاء کرام علیہم السلام کو عام شخص کی حیثیت دے دی ہے۔ ان کے دلوں میں نہ دین کی عظمت ہے اور نہ ہی بزرگوں کی، اس لئے ان کے نزدیک پیغمبر ہو یا عام انسان جس کا جو چاہے جو اس کرے لیکن اسلام میں ایسی بات نہیں۔ اسلام تو کسی بزرگ کی تنقیص کی اجازت نہیں دیتا۔ پیغمبر تو بہت دور کی بات ہے، کسی کے والد کے خلاف بھی زبان درازی کی اجازت نہیں دیتا اور اگر کسی شخص پر کوئی الزام لگا دیا جائے تو حد قذف کا حکم دیتا ہے۔ جب کسی مسلمان کو ایک عام شخص کے خلاف زبان درازی کی اجازت نہیں دیتا تو ان کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کس طرح زبان درازی کی اجازت دی جاسکے گی؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ:

"ایسے شخص کی زبان اکھاڑ لی جائے اور اس کو اس صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے۔"

اس بنا پر مسلمانوں نے مطالبہ کیا تھا کہ توہین رسالت کے لئے قانون بنایا جائے۔ بہت قربانیوں کے بعد قانون بنا تو اس وقت سے امریکہ اور مغرب اس کے خاتمہ کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ آج کا احتجاج اس بات کی دلیل ہے کہ قوم کسی صورت میں اس بات کے لئے تیار نہیں کہ اس قانون میں کسی قسم کی تبدیلی کی جائے، اس لئے حکومت ہوش کے ناخن لے اور فوری طور پر ایسا فیصلہ واپس لے۔ بصورت دیگر قوم نے اگر بڑی تحریک چلائی تو موجودہ حکومت اس تحریک کے سامنے خس و خاشاک کی طرح بہہ جائے گی اور اس کو حسرت اور ندامت کا موقع بھی نہیں ملے گا۔

محمود غازی کا مولانا محمد یوسف لدھیانوی کو جواب!

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے ایک خط کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیت سے متعلق ترامیم کو عبوری آئین میں شامل کریں کیونکہ یہ دفعات معطل ہیں جس پر محمود غازی صاحب نے ایک وضاحتی خط بھیجا ہے۔ نقل ملاحظہ فرمائیں:

بہر حال وضاحت کے باوجود ہمارا یہ مطالبہ برقرار ہے کہ عبوری آئین میں قادیانیت سے متعلق ترامیم اور اسلامی دفعات شامل کی جائیں کیونکہ اس سے خطرہ ہے کہ کوئی غلط حرکت اس کو بالکلیہ ختم نہ کر دے۔ ہمیں امید ہے کہ حکومت اس مطالبہ پر غور کرے گی۔

این جی اوز کے خلاف اعلان جہاد

این جی اوز جس طرح امدادی کاموں کی آڑ میں اسلام کی بیخ کنی کر رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ مشرقی یورپ، بنگلہ دیش، برما، بوسنیا اور دیگر مقامات اس کے شاہد ہیں۔ پاکستان میں بھی این جی اوز غریب اور پسماندہ علاقوں میں اس قسم کی حرکات کر رہی ہیں۔ خاص کر قادیانی اور عیسائی تو اس سلسلے میں اپنی مذموم سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ جس کی وجہ سے کئی دفعہ اشتعال پیدا ہوا۔ یہی صورت حال عیسائی بھی کر رہے ہیں خاص کر موجودہ حکومت کے آنے کے بعد تو این جی اوز کی شرارتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا ہے، جس پر مولانا فضل الرحمٰن نے ان کے خلاف جہاد کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ان کو روکے ورنہ ہم خود ان کو روک لیں گے۔ مولانا فضل الرحمٰن کے اس اعلان کا پوری قوم نے خیر مقدم کیا۔ ہم بھی مولانا فضل الرحمٰن کو اس پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ساتھیوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس سلسلے میں بھرپور تعاون کریں اور این جی اوز پر کڑی نگاہ رکھیں۔

۸/ مئی کو دینی جماعتوں کے اجتماع کا خیر مقدم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر مولانا شاہ احمد نورانی صاحب کی میزبانی میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی جانب سے دینی جماعتوں کا اجتماع ۸/ مئی کو لاہور میں منعقد ہو رہا ہے جس میں مطالبہ کیا جائے گا کہ توہین رسالت کے قانون میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کی جائے اور عبوری آئین میں قادیانیوں سے متعلق قوانین شامل کئے جائیں۔ ہم اس اجلاس کا خیر مقدم کرتے ہیں توقع کرتے ہیں ان شاء اللہ حکومت کو مجبور کرنے کے لئے بہترین لائحہ عمل تیار کیا ہو گا۔

NO. 311?1/99-PS/NSC
Government of Pakistan
CHIEF EXECUTIVE'S SECRETARIAT
(National Security Council)

مخدوم و معظم جناب مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب
نائب امیر مرکزیہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان،
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)،
پرانی نمائش،
ایم اے جناح روڈ، کراچی ۷۴۴۰۰

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

والسلام

نیاز مند

ڈاکٹر محمود احمد غازی

Most Immediate
By Special Messenger

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF LAW, JUSTICE AND HUMAN RIGHTS
(DRAFTING SECTION)

No.Dy.145/2000-Dig. Islamabad, the 23rd February, 2000

PRESS NOTE

Concern has been expressed by certain quarters that on coming into force of the Proclamation of Emergency of the Fourteenth day of October, 1999, whereby the Constitution of the Islamic republic of Pakistan has been held in abeyance and as consequence thereof unjustified doubts have arisen regarding the enforcement of Islamic Provisions in the constitution and the provisions relating to Quadianis as contained in clause (3) of article 260 ibid.

2. It is hereby clarified for general information that Article 2 of the Provisional Constitution Order No.1 of 1999, provides that notwithstanding the abeyance of the provisions of the Constitution of the Islamic republic of Pakistan, Pakistan shall be governed, as nearly as may be, in accordance with the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan. It is clarified accordingly that the relevant Islamic provisions including provisions of clause (3) of Article 260 of the constitution of Islamic republic of Pakistan are not in conflict with the objects and provisions of the Proclamation of Emergency of the Fourteen day of October, 1999, and the Provisional Constitution Order No.1 of 1999. These provisions and those of clause (3) of Article 260 of the Constitution continue to be in force and the position of persons belonging to Quadiani group or the Lahori group (who call themselves 'Ahmadis') as Non-Muslim remains unaltered and persons belonging to these groups continue to be Non-Muslims.

Sd -

(Muhammad Jamil)
Joint Secretary/Spokesman

Principal Information Officer/Duty Officer,
Press Information Department, Islamabad.

قسط نمبر1

قادیانیوں کی سازش کا محور

سرزمینِ بہاولپور

قادیانیوں کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلوں کے حوالے سے روزنامہ "صدائے پاکستان بہاولپور" نے حال ہی میں ایک اہم فیصلے کی روداد شائع کی ہے جسے ہم افادہ عام کے لئے شامل اشاعت کر رہے ہیں (مدیر)

سرزمین بہاولپور کو مذہبی اسلامی روایات کے حوالے سے منفرد اور نمایاں مقام حاصل ہے۔ قیام پاکستان سے قبل بھی یہ خطہ مذہبی روایات کا حامل رہا ہے۔ سابق ریاست بہاولپور کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ اس ریاست کی عدلیہ نے قادیانیوں کو مرتد قرار دیا اس کے بعد ستر کی دہائی میں آئین پاکستان میں ترمیم کر کے قادیانیوں کو مرتد قرار دیا گیا ہے' مذہب کے حوالے سے علاقے کی اعلیٰ وارفع روایات اور شناخت کو سبوتاژ کرنے کے لئے قادیانی سرگرم عمل ہیں۔ اس کی ایک اور مثال گزشتہ دنوں دیکھنے میں آئی جب ضلع بہاولنگر کے علاقے میں قادیانیوں نے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے مسجد کی طرز پر اپنی عبادت گاہ تعمیر کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی پرزور تحریک پر یہ عبادت گاہ تعمیر کرانے والے قادیانی کے خلاف جوڈیشل انکوائری کے بعد پرچہ درج کر لیا گیا اور اسے گرفتار کر لیا گیا۔ بعد ازاں ملزم کی درخواست ضمانت ماتحت عدالتوں سے خارج ہونے کے بعد ہائی کورٹ بہاولپور بنچ میں دائر کی گئی' قادیانی ملزم کی درخواست ضمانت مسترد کرتے ہوئے عدالت عالیہ نے ایک مفصل فیصلہ صادر کیا جو قارئین کی دلچسپی کے لئے شائع کیا جا رہا ہے:

قادیانی کی درخواست ضمانت پر ہائی کورٹ کے حکم کا مترجم متن:

ترجمہ: رانا رضوان ایڈووکیٹ

بعدالت العالیہ بہاولپور بنچ بہاولپور زیر سماعت بعدالت جناب جسٹس میاں نذیر احمد 858-B-99/BWP عطاء اللہ ولد چوہدری عمر دین' ذات جٹ وڑائچ سکنہ چک

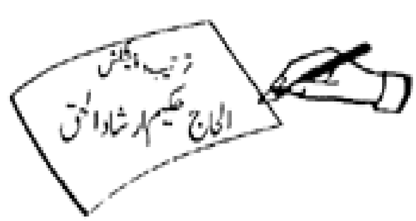

نمبر 11 فورڈ تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر (حال مقید ڈسٹرکٹ جیل ضلع بہاولنگر ملیشر)

بنام

سرکار ریسپانڈنٹ

درخواست 498 ضابطہ فوجداری

مقدمہ: 302/99 مورخہ: 8-9-99

زیر دفعہ 298-B/298-C

تعزیرات پاکستان پولیس تھانہ صدر چشتیاں

حکم مورخہ: 12-10-99

رانا محمد ارشد ایڈووکیٹ منجانب ملیشر (درخواست گزار)

عبدالرحمٰن طیب' محمد اختر قریشی' شبیر احمد بھٹی اور غلام رسول ایڈووکیٹ (منجانب مستغیث)

علیم نواز وہاڑی اے اے جی' بہ معاونت اسلم راشدی ایڈووکیٹ

منجانب سرکار ہمراہ محمد اشفاق اے ایس آئی ایم ایس بلال احمد قاضی اور حق نواز قمر ایڈووکیٹ

(بحیثیت دوست / معاون عدالت)

مولانا عزیز الرحمٰن

(دوست / معاون عدالت)

1 درخواست گزار نے مقدمہ: 302/99 مورخہ: 8-9-99 زیر دفعہ 298-B تعزیرات پاکستان پولیس تھانہ صدر چشتیاں ضلع بہاولنگر درج شدہ میں ضمانت کی درخواست دی ہے۔

2 اس کیس میں مورخہ: 4-9-99 کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بہاولنگر نے اسسٹنٹ کمشنر چشتیاں کو ایک درخواست پیش کی' جس میں الزام لگایا گیا کہ ملیشر نے مسجد کی طرز پر

عبادت گاہ تعمیر کر کے زیر دفعہ 298-B جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ درخواست ضروری کارروائی کے لئے ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مجسٹریٹ درجہ اول چشتیاں کو بھجوا دی گئی۔ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے پولیس پارٹی، مولانا عبدالقادر کشمیری، مولانا عزیز الرحمن ساکنان چشتیاں اور چک 11 کے متعدد رہائشی افراد کے ہمراہ موقع ملاحظہ کیا اور پٹیشنر کا ڈیرہ / گھر مسجد کی طرز پر تعمیر پایا۔ عمارت میں مینار، محراب اور ایک (Crest) مسجد کی طرز پر تھا۔ علاقے کے لوگوں کی موجودگی میں متنازعہ عمارت کی تلاشی لی گئی، جہاں سے بڑی تعداد میں کتابیں، قادیانی لٹریچر اور قرآن پاک کا ایک نسخہ برآمد کیا گیا۔ جو پولیس نے فرد مقبوضگی کے تحت قبضہ میں لے لیا۔ قرآن پاک کے تقدس کے تحفظ کے پیش نظر متنازعہ جگہ سے برآمد ہونے والا قرآن پاک مولانا عزیز الرحمن خطیب جامع مسجد تحصیل والی کے حوالے کر دیا گیا۔ فرد مقبوضگی پر دستخط کیے گئے، جن میں دیگر کے علاوہ پٹیشنر کا نائب مختار احمد بھی شامل ہے، جس نے بتایا کہ پٹیشنر عبادت گاہ کی اس جگہ کا منتظم تھا۔ علاقے کے لوگوں نے بھی ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کو بتایا کہ پٹیشنر قادیانی فرقے کی تبلیغ کے لئے متنازعہ جگہ پر مبلغین کو عموماً لاتا ہے، دوران تفتیش پولیس نے مولانا عبدالقادر کشمیری، مولانا عزیز الرحمن، بشیر احمد نمبردار چک: 11 ایف ڈبلیو، امجد رشید سردار اور محمد شفیق یونس کے بیانات ریکارڈ کئے جو چک: 11 ایف ڈبلیو کے رہائشی ہیں، جہاں پر متنازعہ عمارت واقع ہے۔

3...... درخواست ضمانت کی سماعت 4-10-99 کو شروع کی گئی تھی، دلائل کے دوران استغاثے کے فاضل وکیل نے نشاندہی کی کہ ملزم نے متنازعہ جگہ عبادت گاہ کو مسلمانوں کی روایتی مسجد کی شکل میں تعمیر کیا ہے۔ پٹیشنر کے فاضل وکیل نے قوی طور پر بیان کیا کہ اگر (متنازعہ عمارت) کا ڈھانچہ (تعمیر) مسلمانوں کی روایتی مسجد سے مشابہت رکھتی تھی تو اس میں تبدیلی کی جا سکتی ہے اور مینار وغیرہ گرا دیئے جائیں گے۔ اس بات کا تعین کرنے کے لئے کہ آیا موجودہ ڈھانچہ (عمارت) مسلمانوں کی مسجد سے مشابہت رکھتے ہیں؟ مستغیث کو اجازت دی گئی کہ متنازعہ عمارت کی تصاویر ریکارڈ پر پیش کرے۔ مقدمے کی سماعت 7-10-99 تک ملتوی کر دی گئی جب استغاثے کے فاضل وکیل نے چھ تصاویر ریکارڈ پیش کیں جو ضمیمہ E سے F/5 تک ہیں۔ پٹیشنر ملزم کے فاضل وکیل نے دو تصاویر ریکارڈ پر پیش کیں۔ جو ضمیمہ F اور F/1 ہے۔ مذکورہ تصاویر واضح طور پر ظاہر کرتی ہیں کہ ڈھانچہ (تعمیر) بالکل روایتی مسلمان مسجد کی طرح ہے۔ جب سوال کیا گیا کہ آیا ڈھانچہ (تعمیر) تنازعہ کو ختم کرنے کے لئے تبدیل کر دیا جائے گا، پٹیشنر (ملزم) ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں تھا کہ یہ 4-10-99 کی پیشکش صرف اسی تاریخ کے لئے مؤثر تھی اور مزید کہا کہ پٹیشنر (ملزم) ذاتی طور پر فیصلہ کرنے کا مجاز نہیں تھا اور یہ کہ موجودہ متنازعہ عمارت کے ڈھانچہ (تعمیر) میں تبدیلی کا فیصلہ جماعت احمدیہ کر سکتی ہے۔

4 ...... مزید سماعت سے قبل یہ بیان کیا جا سکتا ہے کہ 4-10-99 کو پٹیشنر کے فاضل وکیل نے اصرار کیا کہ ملزم کی عمر تقریباً 65 سال ہے اور کمزور و ضعیف شخص ہے۔ پٹیشنر کی عمر اور اس کی صحت کے بارے میں جیل ڈاکٹر سے رپورٹ طلب کی گئی۔ ڈاکٹر نے رپورٹ کی کہ پٹیشنر کی عمر 60 سال کے قریب ہے اور صحت نارمل ہے۔ اس رپورٹ کی روشنی میں پٹیشنر کے فاضل وکیل نے پٹیشنر کی مذکورہ ضعیف العمری اور کمزوری کی بنیاد پر درخواست ضمانت پر زور نہیں دیا۔

5...... استحقاق پر پٹیشنر کے فاضل وکیل نے بڑی محنت سے دلائل دیئے کہ یہ ایک عام نوعیت کی ایف آئی آر ہے جو زیر دفعہ 298-B تعزیرات پاکستان درج کی گئی جو ضابطہ فوجداری کی دفعہ 497 کی امتناعی شق میں نہ آتی ہے، یہ کہ فریق نے انوکھے اعتقاد کی بنیاد پر معاملے کو تصفیہ نہیں کیا جانا چاہئے، یہ کہ ایف آئی آر کی تحریر سے ملزم کے خلاف کوئی جرم نہیں پایا گیا کہ پٹیشنر کے ذریعے نہ تو عبادت گاہ کا نام "مسجد" رکھا گیا اور نہ ہی اس نام سے پکارا گیا۔ یہ کہ جگہ (عمارت) کے دروازے پر "بیت الاحمدیہ" کے الفاظ لکھے گئے، جیسا کہ تصاویر ضمیمہ F اور F/1 سے ظاہر ہے۔ یہ الزام کہ عبادت گاہ کی جگہ کی تعمیر سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں (بے بنیاد) غلط ہے کیونکہ تعمیر کے دوران مقدمہ کی رجسٹریشن تک کسی نے کوئی اعتراض نہیں اٹھایا۔ یہ رپورٹ ایک تنظیم "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر" کے ذریعے درج کرائی گئی تھی، اور چشتیاں کی کسی باشندے نے اس پر اعتراض نہیں کیا، یہ کہ پٹیشنر (ملزم) قادیانی گروپ کی جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتا ہے، جس نے کبھی نیا ایمان (اعتقاد) چھپایا نہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہ کہ اراضی جس پر متنازعہ عمارت تعمیر کی گئی پٹیشنر سے تعلق رکھتی ہے (ملکیت ہے) اور قادیانی ہونے کی حیثیت میں اس کی تعمیر میں بھی حصہ لیا ہے۔ یہ ایف آئی آر غلط طور پر درج کی گئی اور آئین پاکستان کے آرٹیکل

20،4 اور 25 کی خلاف ورزی کے مترادف ہے، یہ کہ ضمانت سے صرف اس بنیاد پر انکار نہیں کیا جاسکتا کہ جرم سوسائٹی (معاشرے) کے خلاف ہے اور یہ کہ موجودہ مقدمے کی طرح سابقہ مقدمہ میں ضمانت لی گئی جو ضابطہ فوجداری کی دفعہ 497 کی امتناعی شق میں نہیں آتا تھا۔ اس موقف کی تائید میں اس نے درج ذیل فیصلوں پر انحصار کیا:

i... محمد اسلم بنام سرکار 1998 پاکستان کریمنل لاء جرنل 522

ii... اصغر محسن وغیرہ بنام سرکار 1995 پاکستان کریمنل لاء جرنل 544

iii... سکندر رائے کریم بنام سرکار این ایل آر 1995 ایس سی جے 288

iv... سید احمد علی رضوی وغیرہ بنام سرکار این ایل آر 1995 ایس سی جے 601

6... دوسری طرف سے فاضل اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل نے ضمانت کی مخالفت کی اور موقف اختیار کیا کہ پٹیشنر (ملزم) نے واضح طور پر زیر دفعہ 298-B کے ساتھ ساتھ 298-C تعزیرات پاکستان کا ارتکاب بھی کیا ہے، یہ کہ قادیانی اپنی عبادت گاہ ایک روایتی مسلم مسجد کی طرز پر تعمیر کرنے کے حقدار نہیں ہیں۔ یہ کہ ایسا کرنے سے انہوں نے قصداً ملک کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ یہ تفتیش کے دوران پایا گیا ہے کہ عبادت گاہ کی متنازعہ جگہ پر قادیانی فرقے کی تبلیغ کے لئے مبلغین کو لایا گیا، یہ کہ اس طرح کے طرز عمل کو جاری رکھنے کی اجازت دی گئی تو یہ امن وامان کی سنگین صورتحال پیدا کر سکتی ہے۔ یہ کہ پٹیشنر (ملزم) کو محض اس بنا پر ضمانت کی اجازت نہیں دی جاسکتی کیونکہ جرم ضابطہ فوجداری کی دفعہ 497 کی امتناعی شق میں نہیں آتا۔ جیسا کہ اس نے بیان دیا ہے کہ یہ قانون کی خلاف ورزی ہے اور اپنے طرز عمل سے ظاہر ہے کہ وہ متنازعہ عمارت میں تبدیلی نہ کر کے ایسے جرم کا ارتکاب جاری رکھ سکتا ہے۔ یہ مسجد شعائر اسلام میں شامل ہے اور مسلمانوں کے لئے عبادت اور ان کی مذہبی ثقافت اور تعلیم کے لئے ایک اہم جگہ ہے۔ یہ کہ تفتیش کے دوران کافی مواد اکٹھا کیا گیا یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ پٹیشنر علاقے کے باشندگان کو عبادت گاہ دکھاتا ہے تاکہ وہ قادیانی مبلغین کو سن سکیں، یہ کہ قرآن پاک مسلمانوں کی مقدس کتاب ہونے کی حیثیت سے جو پاک صاف "طاہر" نہ ہوں" کے ذریعے نہیں چھوئی جانی چاہئے۔ یہ کہ محض یہ حقیقت کہ عبادت گاہ کے دروازے یا محراب کے اندرونی دروازے پر الفاظ "بیت الحمد" لکھے گئے ہیں مسلمانوں کو فریب دینے کے امکان کے تدارک کے لئے کافی نہیں ہے کیونکہ علاقے کے باشندگان کی ایک بڑی تعداد ان پڑھ ہے جو مذکورہ بالا الفاظ نہیں پڑھ سکتے اور حتیٰ کہ بصورت دیگر عام طور پر پڑھے لکھے افراد بھی توجہ نہیں دیتے کہ گیٹ یا محراب وغیرہ پر کیا لکھا ہوا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو فریب دینے کا ہر امکان ہے جو غلطی سے عبادت گاہ میں جاسکتے ہیں اور اپنی نماز ایک غیر مسلم قادیانی امام کے پیچھے پڑھ سکتے ہیں۔ اپنے اس موقف کی تائید میں اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل نے مقدمہ "ظہیر الدین وغیرہ بنام سرکار وغیرہ" (1993 ایس سی ایم آر 1718) کے فیصلہ پر انحصار کیا۔ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298-B کا حوالہ دیتے ہوئے فاضل اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل نے موقف اختیار کیا کہ الفاظ "ریفرٹو" استعمال شدہ دفعہ 298-B تحت دفعہ (1) کی شق (D) تعزیرات پاکستان کا مطلب سیاق و سباق سے ہے کہ بطور مسجد عبادت گاہ پر توجہ دلانا اور یہ کہ عام طور پر مسلم مسجد سے معروف نیز ان پر عبادت گاہ کی تعمیر سے ملزم (پٹیشنر) نے توجہ مبذول کرائی کہ جیسے متنازعہ ڈھانچہ (عمارت) ایک مسجد تھی۔

7... مستغیث کے فاضل وکیل مسٹر اے آر طیب ایڈووکیٹ نے عام طور پر فاضل اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کے دلائل اختیار کئے اور مزید کہا کہ پٹیشنر (ملزم) کی طرف سے ارتکاب کردہ جرم 298-B اور 298-C تعزیرات پاکستان کے ساتھ ساتھ دفعہ 9 انسداد دہشت گردی ایکٹ 1997ء کے زمرے میں آتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم مسجد کی طرز پر عبادت گاہ کی دیدہ دانستہ تعمیر سنگین ہے۔ جس پر مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہوا ہے اور مسلمانوں اور قادیانیوں میں کشیدگی کی فضا پیدا کی ہے لہٰذا ملزم "دہشت گردی اقدام" کے ارتکاب میں ملوث ہے۔ انہوں نے مزید دلیل دی کہ قرآن پاک "مصحف المطہرہ" یا اللہ تعالیٰ کی مقدس وحی ہے اور جب عربی زبان میں لکھی گئی ہو تو صرف پاک صاف مسلمان ہی اسے چھو سکتا ہے۔ یہاں تک کہ جب مسلمان غیر طہارت کی حالت میں ہو تو شریعت کے اصول کے تحت وہ قرآن پاک کو ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ اس سے بہت کم ایک غیر مسلم جیسے قادیانی جو کہ درحقیقت پاک صاف نہیں ہیں (قرآن پاک کو ہاتھ نہیں لگا سکتا) اس سلسلے میں انہوں نے قرآن پاک کی متعلقہ آیات اور مولانا محمد شفیعؒ کی تفسیر قرآن کا حوالہ دیا۔ اسی اثنا میں عدالت میں موجود مولانا عزیز الرحمٰن اس نقطہ کی وضاحت کے لئے آگے بڑھے انہوں نے وضاحت کی کہ

عربی زبان میں قرآن پاک کو کوئی غیر مسلم نہیں چھو سکتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے مقدس الفاظ جو کہ عربی زبان میں ہوں' اگر یہ کسی اور زبان میں مترجم ہوں پھر وہ ترجمہ تمام غیر مسلم رہنمائی کے مقاصد کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ اے آر طیب ایڈووکیٹ نے مزید بتایا کہ متنازعہ جگہ ''مسجد ضرار'' کی طرح ہے اور اسے مسمار کر دیا جانا چاہئے کیونکہ یہ فرقہ ورانہ کشیدگی اور منافرت کو ہوا دینے کے مترادف ہے۔ آخر میں انہوں نے دلیل پیش کی کہ پٹیشنر بطور استحقاق ضمانت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ خاص طور پر جب یہ مجرمانہ عمارت میں ترمیم کرنے کو تیار نہیں ہے' انہوں نے درج ذیل فیصلوں پر انحصار کیا:

i...... محمد آزاد خان بنام سرکار 1998 پاکستان کریمنل لاء جرنل 1245

ii...... سرکار بنام محمد نذیر وغیرہ پی ایل ڈی 1991 لاہور 433

iii...... طارق بشیر و پانچ دیگران بنام سرکار پی ایل ڈی 1955 ایس سی 34

iv...... کنور خالد یونس وغیرہ بنام سرکار پی ایل ڈی 1955 کراچی 347

v...... محمد افضل وغیرہ بنام سرکار پی ایل ڈی 1997 ایس سی ایم آر 278

vi...... امتیاز احمد وغیرہ بنام سرکار پی ایل ڈی 1997 ایس سی 545

vii...... پیر بخش و چار دیگران بنام سرکار 1999 پاکستان کریمنل لاء جرنل 111

viii...... محمد سعید بنام سرکار پی ایل ڈی 1999 کراچی 345

8...... مسٹر شبیر احمد بھٹہ اور غلام رسول ایڈووکیٹس برائے مستغیث نے مسٹر اے آر طیب ایڈووکیٹ کے اٹھائے گئے نکات کی تائید کی اور اضافہ کیا کہ حرم کعبہ کی حدود میں غیر مسلموں کے داخلے پر ممانعت ہے کیونکہ وہ ''نجس'' یا غیر صاف ہوتے ہیں۔

9...... مسٹر محمد اختر قریشی ایڈووکیٹ بھی مستغیث کی طرف سے پیش ہوئے اور دلائل دیئے کہ یہ کہنا غلط تھا کہ مقدمے میں جرم کا ارتکاب عام تعزیراتی جرم ہے' یہ کہ قادیانی اور جماعت احمدیہ کے لاہوری گروپس کی غیر اسلامی سرگرمیوں سے متعلق قانون کا نفاذ 26-4-84 کو کیا گیا تھا' یہ کہ اس وقت سے قادیانی مختلف طریقوں سے قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہیں' اور ملک میں امن امان کی صورت حال پیدا کر رہے ہیں' یہ کہ اسی وجہ سے ان کی صد سالہ تقریبات پر پابندی عائد کی گئی' جس پر انہوں نے لاہور ہائی کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی جو خارج کر دی گئی۔ یہ ظہیر الدین کے مقدمہ میں (پی ایل جے 1994 ایس سی 1) میں یہ قرار دیا گیا کہ ملک میں اسلام سپریم اور مؤثر قانون ہے اور یہ کہ قادیانی اپنے عقیدے کو اسلام کہہ کر دنیا کو دھوکہ دے رہے ہیں' یہ کہ مذہبی جذبات سے متعلق جرائم بہت سنگین ہیں' اور قوم کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی سطح پر مسائل پیدا کر سکتے ہیں۔ یہ کہ اس سطح پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مقدمے میں مزید تحقیق اور تفتیش مطلوب ہے کیونکہ یہ یقین کرنے کے لئے کہ پٹیشنر (ملزم) نے مسلمانوں مسجد کی طرز پر عبادت گاہ تعمیر کر کے جان بوجھ کر جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ یہ کہ ایف آئی آر کسی بھی اطلاع دہندہ کی رپورٹ پر درج کی جا سکتی ہے' جس کا جائے وقوعہ کا رہائشی ہونا ضروری نہیں ہے۔ یہ کہ موجودہ مقدمے میں علاقے کے باشندگان بھی گواہ ہیں' جنہوں نے استغاثہ کے مقدمہ کی صحیح طور پر تائید کی ہے۔ یہ کہ اسسٹنٹ کمشنر چشتیاں کے احکامات کے تابع ابتدائی انکوائری کے بعد ایف آئی آر درست طور پر درج کی گئی تھی۔ یہ کہ ابتدائی تفتیش / انکوائری ضابطہ فوجداری کی دفعہ 196-B کے تحت کی جا سکتی تھی۔ یہ اگر پٹیشنر متنازعہ (ڈھانچہ) میں تبدیلی اور مسلمان مسجد سے مشابہت ختم کرنے پر اتفاق کرتا ہے پھر انہیں اسے ضمانت دیئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ یہ کہ موجودہ صورت میں مسلمان گمراہ ہو سکتے ہیں اور جگہ کو اپنی مسجد کے طور پر استعمال کرنے کے لئے آ سکتے ہیں' جو مستقبل میں تنازعات اور جھگڑے پر منتج ہو سکتے ہیں۔ یہ کہ چالان 11-9-99 کو عدالت میں پیش کیا جا چکا ہے اور عدالت سماعت کو مختصر وقت میں سماعت مکمل کرنے کی ہدایت کی جا سکتی ہے۔

10...... مسٹر بلال اے قاضی ایڈووکیٹ (دوست / معاون عدالت) نے مؤقف اختیار کیا کہ قادیانیوں / احمدیوں کا مستقل مزاج رویہ ظاہر کرتا ہے کہ انہیں ملک کے قانون کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ اصل مسلمان کے طرز پر دعویٰ' اپنے عقائد کی تبلیغ اور اپنی عبادت گاہ مسلمان مساجد کی طرز پر تعمیر کر کے جان بوجھ کر آئین کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ یہ کہ ان کے عمل ملک کے آئین اور قانون کے اقتدار کی جڑیں کھوکھلی کر رہے ہیں۔ یہ کہ وہ اس طرح ملک کے آئین کی خلاف ورزی میں ملوث ہیں۔ یہ موجودہ کیس کوئی ایسا کیس نہیں ہے جس میں کسی نے محرک یا غلطی سے ایک مرتبہ جرم کا ارتکاب کیا بلکہ ایک مسلسل اور عمداً جرم کا ارتکاب ہے۔ یہ کہ پٹیشنر نے ایک مسلمان (عمارت) میں تبدیلی سے انکار کر دیا ہے لہٰذا اس کا یہ کردار بھی اسے ضمانت کی صوابدیدی رعایت کے لئے غیر مستحق کرتا ہے۔

Adarts-HRA-1/2000

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی عطایات

خاتم النبیین و سید المرسلین صلی اللہ علیہ
وسلم رحمت للعالمین بنا کر مبعوث کیے گئے' آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتوں نے کائنات عالم میں
فیضان کی مختلف النوع نعمتوں سے اولاد آدم کو
بالخصوص اور بقیہ مخلوقات کو بالعموم مالا مال فرمایا۔
رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتوں میں
حکمت و بصیرت کے وہ سچے اور تابدار موتی بھی
ہیں جو حیات انسانی میں رہنما' زریں اصولوں کی
نشاندہی کرتے ہیں اصولوں کو اپنانے والوں نے
چند سال بعد قیصر و کسریٰ کے تخت الٹ دیئے اور
ہر دور میں اٹھنے والے فتنوں کا ایسا سدباب کیا کہ
کذابین کو راہ فرار کے علاوہ کوئی راستہ نہ مل سکا۔

☆ قبیلہ بلہجیم کا ایک وفد ہجرت
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی وقت بارگاہ
رسالت میں حاضر ہوا اس وفد کے ایک رکن
ابو جری جابر بن سلیم نے مدینہ منورہ میں اپنی آمد کا
حال اس طرح بیان کیا ہے:

"میں اپنے قبیلے کی ایک جماعت
ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آیا' اور میں ایک قطری تہبند
باندھے ہوئے تھا' جس کے کنارے
میرے قدموں تک تھے اور میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
مجھے کچھ سکھایئے جس سے اللہ مجھے نفع
دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

:"تم ذرا سی بھلائی کو حقیر نہ جانو اگر تم
اپنے برتن سے پیاسے کے برتن میں پانی
ڈال دو اور یہ کہ اپنے بھائی سے خندہ
پیشانی سے ملو اور جب وہ چلا جائے تو اس
کی غیبت نہ کرو۔" (اسد الغابہ)

سنن ابی داؤد میں حضرت ابو جری جابر بن
سلیم کا بیان اس طرح نقل ہوا ہے:

"میں مدینہ پہنچا میں نے ایک
صاحب کو دیکھا کہ لوگ ان کی رائے پر
چلتے ہیں میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ
کون شخص ہے؟ انہوں نے مجھے بتایا کہ
یہ اللہ کے رسول ہیں' میں آپ کے پاس
گیا اور کہا علیک السلام یا رسول اللہ میں
نے دو مرتبہ یہ الفاظ کہے آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا علیک السلام نہ کہو یہ
مردوں کا سلام ہے "السلام علیک" کہو
میں نے عرض کیا آپ اللہ کے رسول
ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں! میں اس اللہ کا
رسول ہوں کہ کسی تکلیف اور دکھ میں تم
اس کو پکارو تو وہ تمہارے دکھ اور تکلیف
کو دور کر دے اور اگر تم قحط سالی میں مبتلا
ہو جاؤ اور تم اس سے دعا کرو تو وہ (اللہ)
تمہارے لئے زمین سے سبزہ پیدا
بیابان میں تمہاری سواری کا جانور گم
ہو جائے اور تم اس سے دعا کرو تو وہ
تمہارا گمشدہ جانور تمہارے پاس
پہنچا دے۔"

یہ سن کر میں نے عرض کیا مجھ کو نصیحت
فرمایئے:

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: "تم کبھی کسی کو گالی نہ دینا' کسی
نیکی کو حقیر نہ سمجھو اور اپنا تہبند آدھی
پنڈلیوں تک اونچا رکھو اور تہبند کو زیادہ
نیچا لٹکانے سے پرہیز کرو کیونکہ یہ تکبر
کی علامت ہے اور اللہ تعالیٰ کو تکبر پسند
نہیں اور اگر کوئی شخص تمہیں گالی دے
اور تم کو تمہارے اس عیب پر شرم
دلائے جو اس کو معلوم ہے تو تم اس کے
اس عیب پر جو تم کو معلوم ہے اس کو
شرم نہ دلاؤ' اس طرح اس کی زبان
درازی کا پورا وبال اسی کی گردن پر
ہوگا۔" (ابو داؤد)

"ہوازن کی اسیر ہونے والی
خواتین میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کی رضاعی بہن شیما رضی اللہ عنہا
بھی شامل تھیں انہیں حضور اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو
انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں
آپ کی رضاعی بہن حلیمہ سعدیہ کی
بیٹی شیما ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: تمہارے پاس اس بات کی کیا
شہادت ہے؟ انہوں نے عرض کیا
یا رسول اللہ! میری والدہ آپ کو دودھ

پلاتی تھیں اور میں آپ کو کھلایا کرتی تھی' ایک دن جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی پشت پر اٹھا رکھا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پیٹھ میں کاٹ لیا تھا' اس کا نشان اب تک موجود ہے یہ کہہ کر انہوں نے وہ زخم کا نشان دکھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نشان دیکھ کر ان کی بات پر یقین آگیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ردائے مبارک ان کے لئے بچھادی اور فرمایا آؤ اس پر بیٹھو پھر آپ نے بڑی محبت اور شفقت کے ساتھ فرمایا: اگر تم میرے ساتھ رہنا چاہو تمہیں اختیار ہے اگر تم اپنے قبیلے میں واپس جانا چاہتی ہو تو اس کا بھی تم کو اختیار ہے میں تحائف اور سامان کے ساتھ تمہیں عزت سے رخصت کروں گا۔ بی بی شیما نے عرض کیا آپ مجھے جو کچھ عطا کرنا چاہیں کردیں اور مجھے میری قوم میں واپس بھیج دیں' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے منظور ہے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ تحائف عطا فرمائے اور وہ ہنسی خوشی رخصت ہوئیں' رخصت ہونے سے پہلے بی بی شیما کے قبول اسلام پر سب اہل سیر کا اتفاق ہے اس لئے وہ صحابیات میں شمار ہوتی ہیں۔" (زاد المعاد' الاصابہ)

فتح مکہ کے بعد بنو عقیل (بن کعب) کا ایک وفد بارگاہ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) میں حاضر ہوا یہ ان تین آدمیوں پر مشتمل تھا مطرف بن عبداللہ' انس بن قیس اور ربیع بن معاویہ ان حضرات نے اسلام قبول کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی انہوں نے اپنے قبیلے کے ان لوگوں کی طرف سے بھی بیعت کی جو پیچھے رہ گئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مقام "عقیق بنی عقیل" عطا فرمایا جس میں چشمے اور کھجور کے درخت تھے اور ان کے لئے سرخ چمڑے پر ایک دستاویز لکھوائی جس کا متن یہ تھا:

"بسم اللہ الرحمن الرحیم' یہ اللہ کے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے عطا کیا ہے' ربیع مطرف اور انس کو مقام عقیق عطا کیا ہے جب تک وہ نماز قائم کریں زکوٰۃ دیں اور سمع و اطاعت کریں اور انہیں کسی مسلمان کا حق نہیں دیا۔ یہ دستاویز حضرت مطرف کے پاس تھی۔" (طبقات ابن سعد)

"فتح مکہ کے بعد ہوازد کا ایک سات رکنی وفد صرد بن عبداللہ کی قیادت میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی وضع قطع اور خوش کلامی بہت پسند آئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہم مومن ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا ہر بات کی ایک حقیقت ہوتی ہے' بتاؤ تمہارے قول اور ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ اہل وفد نے عرض کیا ہم میں پندرہ خصلتیں ہیں ان میں سے پانچ تو ایسی ہیں جن کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصدوں نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ان پر ایمان رکھیں اور پانچ ایسی ہیں جن کے متعلق ہدایت کی ہیں کہ ان پر عمل کریں اور پانچ وہ ہیں جن کے ہم زمانہ جاہلیت سے پابند ہیں اور اب تک ان پر قائم ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ پانچ باتیں کونسی ہیں جن پر تمہیں ایمان رکھنے کا حکم دیا گیا ہے؟ اہل وفد نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ کہ اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں' اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانیں اور مرنے کے بعد جی اٹھنے کا یقین کریں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ پانچ باتیں کیا ہیں جن پر تمہیں عمل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے؟ اہل وفد نے عرض کیا یہ کہ ہم اقرار کریں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' نماز پابندی سے پڑھیں' زکوٰۃ ادا کریں' رمضان المبارک کے روزے رکھیں اور اگر استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا اب وہ پانچ باتیں بتاؤ جن پر تم زمانہ جاہلیت سے کاربند ہو؟ انہوں نے عرض کیا خوشحالی کے وقت شکر کرنا' مصیبت پر صبر کرنا' راضی برضائے الٰہی رہنا' آزمائش کے وقت راستبازی پر قائم رہنا اور دشمنوں کی مصیبت پر ہنسی نہ اڑانا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ تو بڑے حکیم اور عالم نکلے تمہاری حکمت دانش گویا انبیاء کی حکمت و دانش (کی طرح) ہے۔ اچھا تو اب پانچ باتیں میں تمہیں بتاتا ہوں تاکہ کل مجموعہ بیس باتیں ہو جائیں "ضرورت سے زیادہ اشیاء خورد و نوش جمع نہ کرو' ضرورت سے زیادہ مکانات نہ بناؤ' جس چیز کو چھوڑ کر کل تمہیں چلا جانا ہے اس میں ایک دوسرے کی حرص نہ کرو' اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ ڈرتے رہو جس کی طرف پھر تمہیں لوٹنا ہے اور اس کے حضور جوابدہی کرنی ہے' ان چیزوں سے رغبت رکھو جو آخرت میں تمہارے کام آئیں گی' جہاں تمہیں ہمیشہ رہنا ہے۔ اہل وفد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات آمنا و صدقنا کہا اور وطن واپس جاکر ہمیشہ ان پر عمل کیا۔" (زاد المعاد)

☆☆..........☆☆

خبردار......یکم مئی

یوم مزدور ؟......یا...... یوم خندق ؟

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد !

پوری دنیا سمیت ہمارے ہاں بھی ہر سال بڑی دھوم دھام سے یکم مئی بطور (یوم مزدور) منایا جاتا ہے' اکثر اسلامی ممالک میں تعطیل ہوتی ہے' تعلیمی اور صنعتی ادارے بند رہتے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ غیر معمولی اہتمام کیوں کیا جاتا ہے ؟

کیا یہ ہمارا مذہبی فریضہ ہے ؟ یا قومی تہوار ؟

حقیقت یہ ہے کہ اس دن کا تعلق نہ ہماری مذہبی اقدار سے ہے اور نہ ہی قومی روایات سے' بہت عرصہ قبل شکاگو (امریکہ) کے چند مزدوروں کے اپنے حقوق کے لئے جدوجہد کی' رد عمل میں پولیس نے گولی چلائی' نتیجتاً چند مزدور ہلاک ہوگئے۔ وہ دن اور آج کا دن پوری دنیا میں مزدوروں کے حقوق کی تنظیمیں اور ادارے سرگرم عمل ہوتے ہیں' لطف کی بات یہ ہے کہ شکاگو (امریکہ) میں اس دن کوئی تقریب نہیں ہوتی' کوئی چھٹی یا ہڑتال نہیں کرتا' لیکن پاکستان جیسے اسلامی نظریاتی ملک میں کام چھوڑ ہڑتال ہوتی ہے اور تمام سرکاری اور نیم سرکاری ادارے بند ہوتے ہیں اور نہ صرف یکم مئی (یوم مزدور) کی تعطیل وغیرہ کو سرکاری سرپرستی ہی حاصل ہے بلکہ ہمارے قومی اخبار و جرائد اس کی حمایت میں اکثر بڑے بڑے فیچر اور مضامین شائع کرتے ہیں گویا اکبر الہ آبادی صحیح کہہ گئے ہیں کہ :

چرچے ہیں نہ مذہب کے نہ وہ قصہ دل ہے
پرچے ہیں اب اخبار کے اور آرٹیکل ہے
اس عہد میں مائل سوئے الحاد جو دل ہے
اس کی تو گورنمنٹ ہی رسپانسبل ہے

بہر حال ! یہ ایک ایسی بھیڑیا چال ہے جس میں ہم آنکھیں بند کر کے جت جاتے ہیں' پچھلے دنوں اسی طرح خواتین کے حقوق کا عالمی دن

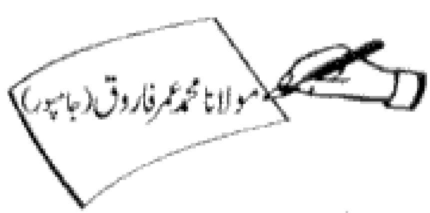

منایا گیا' حالانکہ اس دن ۱۹۳۵ء میں میں بعض خواتین نے حق رائے دہی ملنے پر کوئی تقریب کی تھی' جس پر مغربی اقوام نے اس دن کو عالمی یوم خواتین کا نام دے دیا۔

بہر حال ! اگر ہمیں یکم مئی (یوم مزدور) کے طور پر منانا ہی ہے تو پھر یوم خندق کی مناسبت سے منائیں جب نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک پیٹ پر بھوک کی وجہ سے پتھر باندھ کر خندق کھودتے رہے۔ مزدور کی عزت افزائی کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا عمل ہوگا ؟

افسوس کی بات ہے کہ ہمارے سادہ لوح مزدور اور ان کے لیڈر شکاگو (امریکہ) کے ان بے نام غیر مسلم مزدوروں کی یاد منانے کے لئے یہود و نصاریٰ کے فیصلوں کے سامنے آج تک پیچھے چلے جارہے ہیں گویا کہ :

شیطان سے دل کو ربط ہو جاتا ہے
دشوار انسان کو ضبط ہو جاتا ہے
حد سے جو ہو ہوا' حرص یا خود بینی
ہوتا ہے یہی کہ خبط ہو جاتا ہے

اور ستم بالائے ستم یہ کہ جہالت کی انتہاء یہ ہے کہ ہم ان شکاگو کے مرنے والے غیر مسلم مزدوروں کو شہداء کے مرتبے پر فائز کرتے ہوئے بھی نہیں جھجکتے' کیمونسٹوں اور دھریوں کی روایات قائم رکھتے ہوئے تو ہمیں حیا نہیں آتی' لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات اور مذہبی اقدار زندہ کرتے ہوئے ہمیں شرم آتی ہے اس وقت ہم "ترقی یافتہ' روشن فکر اور غیر متنازعہ" بن جاتے ہیں۔ گویا کہ :

بدھو میاں بھی حضرت گاندھی کے ساتھ ہیں
گو مشتِ خاک ہیں مگر آندھی کے ساتھ

موجودہ حکومت جس جمہوریت کا راگ الاپ رہی ہے یہ سب کچھ شاید اس میں تو جائز ہو مگر شریعت میں قطعاً کہیں یہ جائز نہیں ہے' اس لئے پاکستان کے عوام اور حکومت کو چاہئے کہ اس طرح کے ایام مناتے ہوئے اس کی حکمت اور پس منظر بھی دیکھ لیا کرے' چھٹیاں منانا اور تقریبات منعقد کرنا اگر ضروری ہے تو پھر اسلامی تاریخ کے ان گنت واقعات میں سے ہی بعض کو منتخب کریں جو نہ صرف ملک و قوم کے لئے مشعل راہ ہیں بلکہ ہماری نوجوان نسل کو اپنے شاندار ماضی سے رشتہ جوڑتے ہوئے فخر بھی محسوس ہو اور ہماری تابندہ روایات بھی نئی روح کے ساتھ زندہ ہوں

(وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب)

ریاض احمد گوہر شاہی سب سے بڑا جھوٹا، سب سے بڑا گمراہ اور سب سے بڑا دھوکہ باز ہے

خانہ کعبہ و مسجد حرام کے امام اور خطیب شیخ محمد بن عبداللہ السبیل کا فتویٰ

خانہ کعبہ و مسجد الحرام کے امام، خطیب اور سعودی عرب کے ممتاز عالم دین شیخ محمد بن عبداللہ السبیل نے اپنے ایک فتویٰ میں ریاض احمد گوہر شاہی (بانی انجمن سرفروشان اسلام) کو سب سے بڑا جھوٹا، سب سے بڑا گمراہ، سب سے بڑا دھوکہ باز اور دجالوں میں سے ایک دجال قرار دیا ہے۔ شیخ سبیل کے فتویٰ کا ترجمہ درج ذیل ہے:

"تمام تعریفیں اللہ وحدہ لاشریک کے لئے ہیں، صلوٰۃ والسلام اس ذات اقدس پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اور ان کے تمام اصحاب پر امابعد:

"ہمیں بعض پاکستانی جرائد کے ذریعہ یہ خبر پہنچی ہے کہ انجمن سرفروشان اسلام کا بانی و سربراہ جو ریاض احمد گوہر شاہی نامی شخص ہے، اس نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ مہدی ہے اور اپنے دعویٰ پر اس نے یہ استدلال پیش کیا ہے کہ حجر اسود پر اس کی شبیہ نظر آتی ہے، اور بقول اس کے امام حرم حماد بن اللہ نے اس بات کی تصدیق بھی کی ہے۔ میں حقیقت کی وضاحت اور اظہار حق کے لئے یہ بات مسلمانوں کے نام لکھ رہا ہوں کہ کسی بھی شخص کی کوئی تصویر حجر اسود میں ظاہر نہیں ہوئی، اور نہ حرمین شریفین کے اماموں میں سے کسی نے اس بات کی تصدیق کی ہے بلکہ حرمین شریفین میں حماد بن عبداللہ نام کا کوئی امام ہی سرے سے موجود نہیں ہے۔ یہ شخص ریاض احمد گوہر شاہی امام مہدی نہیں ہے بلکہ یہ شخص سب سے بڑا جھوٹا، سب سے بڑا گمراہ، لوگوں کو گمراہ کرنے کا سب سے بڑا دھوکہ باز اور دجالوں میں سے ایک دجال ہے۔"

بسم الله الرحمن الرحيم

المملكة العربية السعودية
الرئاسة العامة لشؤون المسجد الحرام والمسجد النبوي
مكتب الرئيس

الرقم : ....
التاريخ : ....
المشفوعات : ....

" رسالة إمام الحرم المكي الشريف، إلى عموم المسلمين "

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى آله وصحبه أجمعين

أما بعد :

فلقد بلغنا الخبر الذي تناقلته بعض الجرائد الباكستانية بأن رئيس منظمة سرفروشان اسلام المدعو / رياض أحمد جوهر شاهي قد ادعى أنه المهدي ، واستدل على دعواه بأن صورته ظهرت في الحجر الأسود ، وأن إمام الحرم المكي / حماد بن عبد الله قد صادق على ذلك .

وإني - توضيحًا للحقيقة وإظهارًا للحق وأداء للواجب - أكتب هذه الأحرف بيانًا للواقع للإخوة المسلمين ، بأنه لم تظهر قطعًا أية صورة لأي أحد في الحجر الأسود ، ولم يصادق أحد من أئمة الحرمين الشريفين على ذلك ، بل إنه لا يوجد في الحرمين الشريفين أي إمام باسم (حماد بن عبد الله) .

وإن هذا المدعو (رياض أحمد جوهر شاهي) مدعي المهدوية المذكور ما هو إلا كذاب ضال مضل ودجال من الدجاجلة . والله الهادي إلى سواء السبيل .

محمد بن عبد الله بن سبيل

الرئيس العام لشؤون المسجد الحرام والمسجد النبوي

وإمام وخطيب المسجد الحرام

سندھ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیاں

پاکستان بننے سے قبل انگریز نے اندرون سندھ قادیانیوں کو بہت ساری زمین بطور تحفہ کے دیں۔ جہاں پر قادیانیوں نے اپنی اسٹیٹس بنائیں اور اس علاقہ میں کام شروع کیا' لیکن سندھ کے غیور مسلمانوں نے ان کی سازشوں کو ہمیشہ ناکام بنایا' قادیانیوں نے منہ کھائی اور بری طرح ناکام ہوئے' کچھ عرصہ سے پھر اخبارات میں اندرون سندھ خصوصاً گولارچی' بدین' شادی لارج' کھوسکی' نوکوٹ' مٹھی میں قادیانیوں کی سازشوں کی خبریں شائع ہونا شروع ہوئیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو یہ خبریں پڑھتے ہی تشویش ہوئی اور ہونی بھی چاہئے کیونکہ اس جماعت کا مقصد ہی امت مسلمہ کو قادیانیوں کی سازشوں سے آگاہ کرنے کا ہے' تو اندرون سندھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ راہنما مولانا احمد میاں حمادی ٹنڈو آدم' مولانا فیض اللہ صاحب میرپور خاص والوں کے مشورہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا محمد علی صدیقی' مولانا محمد نذر عثمانی' مولانا محمد راشد مدنی' مولانا حفیظ الرحمن' مولانا جمال اللہ مرحوم' مولانا محمد حسین ناصر' مولانا خان محمد ربانی کمربستہ ہوگئے۔ جہاں معلوم ہوا وہیں عقاب کی طرح پہنچے اور قادیانیوں کی سازشوں کو ناکام بنایا اور اس سلسلہ میں دو سال کی مسلسل جدوجہد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' مولانا محمد میاں حمادی' مولانا نذیر احمد تونسوی نے مختلف اوقات میں بڑی بڑی ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کیا۔ گزشتہ دنوں ان مبلغین نے اپنی تمام تر اسفار کا خلاصہ یوں پیش کیا کہ جس علاقہ میں قادیانی موجود ہیں وہاں ان کی مذموم سرگرمیاں ہوئیں اس لئے کہ یہ دشمن اسلام ہیں اور اسلام کے مقابلہ میں امت کو گمراہ کرنا' ان کا مشن ہے لیکن جو کچھ شائع ہوتا رہا اس میں ۹۵ فیصد جھوٹ ہے انہوں نے مثال دے کر کہا کہ ایک اخبار میں خبر شائع ہوئی کہ :

"فلاں علاقہ میں جو تھر کے علاقہ سے تعلق رکھتا ہے بہت سے گھرانے قادیانی ہوگئے اور گزشتہ سال بھی اس گاؤں کے بہت سے مسلمان گھرانوں کو قادیانی بنالیا گیا تھا۔"

اس خبر کو پڑھ کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی اس علاقہ میں گئے' تحقیق کی' اس گاؤں میں تقریباً کل تیں پچیس گھرانے آباد تھے' جن میں تقریباً پانچ مسلمان باقی کولی بھیل غیر مسلم قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ اخبار کی خبر پڑھ کر ان کے ہی نہیں ہر آدمی کے جذبات مشتعل ہورہے تھے لیکن نتیجہ کچھ اور تھا۔ وہاں کے مسلمانوں سے بات کی انہوں نے کہا کہ یہاں تو صرف ایک مرتبہ کچھ قادیانی تبلیغ کے لئے آئے تھے' ہم نے ان کو دو ٹوک الفاظ میں جواب دے دیا کہ ہم مسلمان ہیں اور تم غیر مسلم' ہمارا تمہارا کوئی تعلق نہیں آئندہ یہاں مت آنا۔ جب مذکورہ صحافی سے معلوم کیا تو اس نے کہا کہ مجھے تو ایک صاحب نے فون پر اطلاع دی اور میں نے خبر شائع کردی۔ مولانا نے ان سے کہا کہ آپ کو اس کے نقصانات کا علم ہے کہ ان سے مسلمانوں کے جذبات کتنے مجروح ہوئے؟ آپ اخباری نمائندہ ہیں اور صحافت میں آپ اپنے آپ کو مولانا ظفر علی خان کے بقول امین کہتے ہیں اور حالات یہ کہ آپ اس علاقہ کے نمائندہ اور ایمان وکفر کے مسئلہ پر تحقیق کئے بغیر ایک خبر لگادی کہ اسی طرح کی بے شمار مثالیں ہیں۔ اس بات سے انکار نہیں کہ قادیانی اندرون سندھ میں اپنی سازشیں کررہے ہیں' لیکن ان کو ان کی سازشوں کو منہ توڑ جواب مل جاتا ہے۔ سانگھڑ کے علاقہ میں قادیانیوں نے اپنے جھوٹے مذہب کی تبلیغ شروع کی' مولانا عبدالغفور بروہی خطیب سانگھڑ نے حضرت مولانا احمد میاں حمادی کو اطلاع کی حضرت کی مضبوط گرفت نے ان کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا۔ اسی طرح کوٹڑی میں قادیانیوں نے شرارت کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے باہمت مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی کی بروقت کارروائی نے ان کے دانت کھٹے کئے اور اسی طرح کراچی شہر میں قادیانیوں نے ان پڑھ مسلمانوں کے قومی ڈیٹا فارم میں ان کو قادیانی ظاہر کیا' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی کی بروقت کارروائی سے آج وہ قادیانی دس سال کی سزا حیدرآباد جیل میں کاٹ رہا ہے' اسی طرح چک: ۳ نزد نوکوٹ میں قادیانیوں نے

مسلمانوں کی ایک مسجد شہید کی اور اس کے بعد نوکوٹ شہر میں نہتے مسلمانوں کو زخمی کیا‘ اس واقعہ کی اطلاع عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حضرات کو ملی مولانا احمد میاں حمادی کی قیادت میں مولانا محمد علی صدیقی‘ مولانا محمد نذر عثمانی نے کام کیا اور کیس کی پیروی کی اس وقت تقریباً ۱۵ بڑے بڑے قادیانی جیل میں ہیں‘ اسی طرح ایک بہت بڑے کافر کے بیٹے طاہر نے میرپور خاص میں کلمہ طیبہ کی توہین کی تو وہاں بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے اس کیس کی پیروی کی اور اس وقت قادیانی بھی توہین رسالت کے کیس میں جیل کی ہوا کھا رہا ہے‘ اور کنری میں بھی الحمدللہ قادیانیت کا منہ توڑ جواب دیا جا رہا ہے۔

بہر حال اندرون سندھ قادیانی آباد ہیں وہ اپنے جھوٹے مذہب کی تبلیغ بھی کرتے ہیں‘ لیکن ان کو کوئی خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی لیکن نہ معلوم ہمارے اخباری صحافیوں کو کیا ہوا کہ کہیں قادیانی تبلیغ کرنے جاتے ہیں اور اس کے جواب میں ان کو منہ توڑ جواب ملتا ہے تبلیغ کی خبر تو لگاتے نہیں ہیں سینکڑوں آدمیوں کے قادیانی ہونے کی‘ خبر تو لگاتے ہیں اور وہ سب بے بنیاد ہیں اور اس کے جواب کبھی نہیں لگاتے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یا دیگر علماء کرام کی مساعی سے قادیانیت ناکام ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کی رپورٹ کے مطابق لکھتے ہیں

پچاس آدمی بھی قادیانی نہیں ملے جو مسلمانوں سے قادیانی ہوئے ہوں‘ لیکن اس طرح کے بے شمار آدمیوں سے ملاقات ہوئی کہ جو پہلے قادیانی تھے اور اب اللہ کے فضل و کرم سے مسلمان ہیں اور پکے سچے مسلمان ہیں‘ ان میں سے ایک شخص جھڈو شہر کا رہنے والا ہے جس کا نام مبشر احمد ہے جٹ برادری سے تعلق ہے۔ ۲/اگست ۱۹۹۹ء کو اللہ تعالیٰ نے اسے پورے گھرانے سمیت اسلام کی توفیق دی اور اب الحمدللہ مسلمان ہے اور اتنا پکا مسلمان کہ جہاں اس کی زمین ہے اس گوٹھ میں اس نے تمام قادیانیوں کا داخلہ بند کر دیا‘ حالانکہ یہ شخص جھڈو کے علاقہ کا امیر تھا جب مسلمان ہوا‘ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی اس کو مبارکباد دینے کے لئے چلے گئے تو اس نے ایک جملہ کہا کہ: مولانا میں قادیانی تھا تو پکا قادیانی تھا اب مسلمان ہوا تو بھی پکا مسلمان ہوں‘ میں قادیانیوں سے ڈرنے والا نہیں ہوں۔ قادیانی جماعت میرپور خاص کا امیر ڈاکٹر منان قادیانی امریکہ گیا ہوا تھا جب میں مسلمان ہوا تو وہاں سے فوراً واپس آیا اور کئی بار جناب مبشر احمد کو بلا کر بات کرنے کی کوشش کی اور کئی قادیانی اس کے پاس آئے لیکن ان سے بات کرنے سے صاف انکار کر دیا کہ اب میں مسلمان ہو گیا ہوں قادیانیوں سے میرا اب کوئی تعلق نہیں۔ اس شخص کے چھوٹے لڑکے محمد شاہد نے بتایا کہ ہم قادیانیت کے فارم پر کرنے کے لئے جب گاؤں میں جاتے تو وہاں کے رہنے والے کولی بھیل میگھواڑ ہندو کے فارم پر کرتے ان کو لالچ دیتے اور پھر بھی کولی بھیل ہی رہتے‘ بس ایک فارم پر کرنے کی خاصی کارروائی ہوتی‘ اسی طرح ڈگری کے قریب گاؤں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مساعی سے کئی قادیانی مسلمان ہوئے نوکوٹ میں وہاں کے مسلمانوں جناب محمد سرور آرائیں‘ ڈاکٹر عبدالرشید‘ حاجی بشیر احمد‘ جناب منور راجپوت کی کوششوں سے دو افراد مسلمان ہوئے‘ کنری میں جناب محمد اقبال زرگر کی مساعی سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی کے ہاتھ پر ایک مبارک احمد نامی شخص قادیانیت سے تائب ہوا اور الحمدللہ! اب تک مسلمان ہے اور قادیانی اسے اس کے ایمان سے نہ پھیر سکے اس طرح کی بے شمار واقعات موجود ہیں۔

بہر حال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مساعی سے اندرون سندھ قادیانیت بری طرح ناکام ہوئی ہے۔ ایک اسلامی ملک میں جان‘ مال‘ ایمان‘ عزت کی حفاظت ملک کے حکمرانوں کی ذمہ داری ہوتی ہے‘ اسی لئے اسلامی تاریخ کا جب ہم مطالعہ کریں تو ہمیں اسلامی سلطنت میں ایک لفظ ذمی ملتا ہے اور ذمی وہ شخص ہے جو مسلمان تو نہیں ہوتا‘ اسلامی قانون کے تحت زندگی گزارتا ہے‘ اس کی جان‘ مال ہر چیز کی حفاظت اسلامی حکومت کے ذمہ ہوتی۔

لہذا حکومت پاکستان کو چاہئے کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داری کا احساس کرے اور پاکستان میں بسنے والے تمام لوگوں کی ہر چیز کی حفاظت کرے اور اس سے پہلے ہر صاحب اقتدار چھ فٹ کے جسم پر بھی مکمل اسلامی نظام نافذ کرے‘ رہی بات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تو اس جماعت کے مبلغین تو یہ عزم لے کر نکلے ہیں کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہر حال میں کرنا ہے‘ اگر مرزائی عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف کام کریں گے ان کی بھی سرکوبی کریں گے‘ اگر لاہور کا یوسف کذاب ختم نبوت کی توہین کرے گا اس کے خلاف بھی اور اگر گوہر شاہی سامنے آئے گا تو اس کی سرکوبی بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ راہنما علامہ احمد میاں حمادی کریں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆..............☆☆

قسط نمبر 2

لاہوری مرزائیوں کے دجل کا انکشاف

حضرت مولانا ظہور احمد بگویؒ

کیا مرزاجی مجدد تھے ؟ :

مرزاجی کا مدعی نبوت ہونا ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے' اور بقول مرزاجی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے' انجام آتھم ص ۲۸ لہذا مرزاجی کو مسیلمہ کذاب کا بھائی کہا جاسکتا ہے' مگر ان کو اس حدیث کا مصداق قرار دینا کسی طرح جائز نہیں۔" (دسمبر ۱۹۴۴ء)

لاہوری مرزائیوں کی جماعت "انجمن احمدیہ" کی طرف سے شائع شدہ ان ٹریکٹوں میں سے ایک ٹریکٹ میں ممبران آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کی خدمت میں ضروری گزارش کی گئی ہے کہ اجلاس لاہور میں مولانا عبدالحامد بدایونی کی طرف سے علماء اسلام کے متفقہ فتویٰ کی بنا پر مرزائیوں کی لیگ میں عدم شمولیت کی جو تجویز ایجنڈا شائع کی گئی ہے یہ غور و بحث کے قابل ہے اور پیش نہ ہونی چاہئے' کیونکہ مرزائی مسلمان ہیں اور علماء کرام کے ان فتووں کی کوئی حقیقت نہیں' اور مرزائیوں کو مسلمان ثابت کرنے کے لئے اس ٹریکٹ میں ایسے حوالے پیش کرنے کی کوشش کی ہے جن سے یہ ثابت کیا جاسکے کہ مرزا صاحب سچے مسلمان اور مجدد تھے اور انہوں نے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور جو شخص کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ دے تو بس وہ دائرہ اسلام کے اندر آگیا۔ (ٹریکٹ ص ۹)

(آگے جاکر آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ مرزائی کلمہ طیبہ پڑھنے بلکہ تمام ضروریات دینی تسلیم کرنے کے بعد کہاں کسی کو مسلمان مانتے ہیں بلکہ ان کے ہاں تو جب تک مرزا کو مسیح موعود تسلیم نہ کیا جائے کوئی شخص مسلمان ہو نہیں سکتا' لاہوری مرزائی مسلمان ہو نہیں سکتا' لاہوری مرزائی مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہ کہتے ہیں کہ ہم کلمہ گو کی تکفیر نہیں کرتے' لیکن مرزا کے ان اقوال کو کیا کریں گے جن میں اس نے صاف و صریح تکفیر کی اور اپنے ہر مخالف کو بے پناہ گالیاں دیں۔

دائرہ اسلام کے اندر آنے کے لئے "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" سے زائد کوئی چیز نہیں جس پر ایمان لانا ضروری ہو' پس مسلمان کی تعریف سوائے اس کے کیا ہے کہ وہ ایک خدا اور محمد رسول کی رسالت پر ایمان رکھتا ہو۔ (ٹریکٹ ص ۹)

اور پھر اس صغریٰ کے ساتھ یہ کبریٰ ملادیا گیا کہ مرزا صاحب کلمہ شریف پڑھتے تھے اور دوسرے مرزائی بھی پڑھتے رہتے ہیں' اس لئے نتیجہ یہ نکالا گیا کہ مرزا اور سارے مرزائی مسلمان ہیں' بلکہ صحیح مسلمان لہذا مسلم لیگ کے دروازے ان پر بند نہ کئے جاویں اور علماء کرام کے متفقہ فتووں کو بھی غلط اور بے کار سمجھا جائے' جس طرح خود مرزا صاحب نے تمام عمر دجل و فریب سے کام لے کر اپنی مجددیت' مہدویت' مسیحیت اور نبوت کے لئے راستہ صاف کرنے کی کوشش کی' اسی طرح اپنے پیر و مرشد کی پیروی میں خلیفہ ثانی اور امیر لاہوری اور تمام دمشقی اندلسی' مرزائی مکر و فریب اور خدع و دغا سے کام لیتے ہیں اور ان کی حقیقت حال سے ناواقف لوگوں کے دین و ایمان پر ڈاکہ ڈال دیا کرتے ہیں' مولانا ظفر علی خانؒ نے خوب کہا ہے۔

قسم ہے قادیاں کے گل رخوں کی گلعذاروں کی
غلام احمد کی الماری پٹاری ہے مداری کی

واقعی مرزا صاحب کی "پچاس الماریاں" اس کے کفریات و ہذیات اور متناقض کلمات اور رنگ برنگ متشابہ' مبہم' لغو و مہمل الہامات سے بھری پڑی ہیں' اس لئے ناواقف و انجان لوگوں کو شکار کرنے کے لئے لاہوری مرزائی اس کی کتابوں کی پٹاری میں سے چند ایسے حوالے سیاق و سباق چھوڑ کر پیش کر دیتے ہیں' جن سے مخاطب کو یہ دھوکا دیا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا' اپنے کسی منکر کی تکفیر نہیں کی' انبیا کرام کی توہین نہیں کی' بلکہ خانہ خدا میں اس نے حلفیہ طور پر اہل سنت والجماعت کے معتقدات پر ایمان ظاہر کیا وغیرہ وغیرہ اور ان فریب کاریوں اور دھوکہ بازیوں کی وجہ سے بہت سے لوگ لاہوری مرزائیوں کو خطرناک اور دشمن اسلام اور کافر و مرتد قرار دینے میں تامل کرنے لگ جاتے ہیں' مگر واقعہ یہ ہے کہ قادیانی اور لاہوری دونوں ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں' جس نے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیا کرام صلوٰۃ اللہ علیہم کی توہین کی' نبوت کا دعویٰ کیا' لوگوں کو اپنی طرف بلایا اور مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے چھڑا کر مسلمانوں کو طاغوت کے سامنے جھکایا۔

انجمن احمدیہ کے اس ٹریکٹ میں ازالہ اوہام

ص ۷ ۱۳ کا یہ حوالہ تو پیش کیا گیا ہے کہ:

"قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شوشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے۔"

لیکن اس کو کیوں چھپایا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے واسطے مکالمہ الٰہی ثابت کیا ہے' دعویٰ کیا کہ مجھ کو الہامات ہوتے ہیں' مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے' احکام و شرائع کو بدل دیا' اپنے الہامات و وحی کو جو در حقیقت وساوس ابلیس ہیں اس نے قرآن مجید اور دوسری کتب سماویہ کی طرح قطعی اور یقینی قرار دے دی' چند حوالے ملاحظہ ہوں:

☆..... "مگر بعد میں خدا کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔" (حقیقۃ الوحی ص ۴۹)

☆..... "حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے اوپر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص ۲)

☆..... "اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ' حضرت عیسیٰ علیہما السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

☆..... "میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے اوپر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔" (حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱)

☆..... "میں خدا تعالیٰ کے ان تمام الہامات پر جو مجھے ہو رہے ہیں ایسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ توریت و انجیل اور قرآن مقدس پر ایمان رکھتا ہوں۔" (تبلیغ رسالت جلد ہشتم اشتہار مورخہ ۴/اکتوبر ۱۸۹۹ء)

☆..... "مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت انجیل اور قرآن کریم پر۔" (اربعین ص ۲۵ نمبر ۴)

☆..... "اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہیں ہوگا۔" (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

☆..... "اور مجھے بتایا گیا کہ تیری خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ: ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ" (اعجاز احمدی ص ۷' نمبر ۳)

اس الہام میں علاوہ دعویٰ نبوت تشریعی کے یہ بھی دعویٰ ہے کہ اس آیت کے مصداق گویا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں' بلکہ مرزا جی ہی صرف اس کا مصداق ہیں (تو ہی کے لفظ پر غور کرو) اور اس دعویٰ کے قطعاً کفر اور تکذیب قرآن ہونے میں کس مسلمان کو شبہ ہو سکتا ہے اور اس کے علاوہ مرزا جی نے بہت سی ان آیتوں کو اپنے متعلق قرار دیا ہے جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب فرمایا گیا ہے یا جن میں آپ کی تعریف و توصیف کی گئی ہے اور اس طرح سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور قرآن پاک کی تحریف شدید ترین اور کفریہ جرائم کا ارتکاب کیا (بخوف طوالت وہ تمام حوالے نقل نہیں کئے جا سکتے) ایسے کفر و بواح کے بعد مرزا جی کے کفر میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں نکل سکتی۔

☆..... "ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے' جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کر دیا' وہی صاحب الشریعت ہو گیا' پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی' مثلاً یہ الہام: قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالک ازکی لھم یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر تئیس برس کی مدت بھی گزر گئی (معلوم ہوا کہ براہین احمدیہ کی تالیف کے زمانہ میں یعنی ابتدا ہی سے مرزا صاحب اپنے صاحب الشریعت نبی ہونے اور اس کی وحی اور کلام خداوندی میں امر و نہی ہونے کے مدعی ہیں' اگرچہ ابتدا میں چند خصوصی مصالح کی بنا پر کھل کر اس میدان میں آنے اور دعویٰ کرنے کی جرأت نہ کر سکے لیکن آخر آشکارا ہو ہی گئے) اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوئے ہیں اور نہی بھی۔ الخ" (اربعین: ۴' ص ۶)

☆..... "چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی' اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید بھی ہے' اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور میری وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا الخ۔" (حاشیہ ص ۱۹ اربعین)

(باقی آئندہ)

قسط نمبر۳

اسلامی معاشرہ میں صحافیوں کا کردار

قرآن وسنت کی روشنی میں

کیونکہ برائی کو پھیلانے کے لئے اتنی محنت کی ضرورت نہیں ہوتی جتنی اسے روکنے کے لئے درکار ہوتی ہے۔ نسل نو کی تربیت کرنے والے یہ میگزین و اخبارات یعنی کو گئے ماسٹرز نوجوانوں کے ذہنوں میں اخلاق باختہ خبروں اور ہیجان انگیز تصاویر کے علاوہ بھلا اور کیا رکھ سکتے ہیں؟

نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"کسی آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو آگے پہنچادے۔"

اس حدیث طیبہ کی روشنی میں اگر ہم اپنی صحافت کا جائزہ لیں تو وہ سوائے جھوٹ کا پلندہ ظاہر ہونے کے اور کچھ بھی تو ثابت نہیں ہوتی کیونکہ ہمارے میڈیا اور اخبارات و جرائد کے پاس خبروں کے پہنچانے کا فقط یہی ذریعہ ہے کہ ادھر ادھر سے سن سنا کر اخبارات و جرائد کی زینت بنادیا اس کو میڈیا پر نشر کرکے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک دی۔ ایسے جھوٹوں کے متعلق اللہ پاک فرماتے ہیں:

"لعنت اللّٰہ علی الکاذبین"

"جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو"

نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جو مسلمان کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا یعنی اس کے عیوب کو بجائے شائع کرنے اور پھیلانے کے الٹا چھپائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے گناہوں کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔ یعنی اس کو سب لوگوں کے سامنے ذلیل اور رسوا ہونے سے بچالیں گے۔" (مشکوٰۃ)

لیکن یہاں تو پگڑی کو اچھالنا اور بلیک میل اور میڈیا ٹرائل کرنا ایک معمول بن چکا ہے' کسی کے گناہ پر معمولی سی بھنک پڑ جائے' اس کے بعد عوام الناس سے لے کر حکمرانوں تک کے گھروں کے راز فاش کردینا فرض منصبی سمجھا جاتا ہے۔ اور پھر بالکل خیال نہیں کیا جاتا کہ اس کے اثر معاشرے پر کیا پڑے گا اور پھر کروڑوں لوگوں کے سامنے مزے لے لے کر خبر کو چٹخارے دار بنایا جاتا ہے اور اس میں خوب دلچسپی کا سامان پیدا کیا جاتا ہے' جس سے وہ برائی نہ ہی تو مجرم کے ہاں برائی رہتی ہے نہ عوام الناس کے لئے بلکہ وہ ایک معمول بن جاتی ہے۔ دوسروں کی برائی کے طشت ازبام کرنے پر جو دل میں خوفِ خدا کا تصور پیدا ہونا چاہئے اور لوگوں کے علم ہو جانے کا جو ڈر پیدا ہونا چاہئے تھا آج کے میڈیا اور اخبارات و جرائد نے اسے بالکل ختم کرکے رکھ دیا ہے اور برائی علی الاعلان ہو رہی ہے باقاعدہ وتلا کر کی جاتی ہے کیونکہ اس سے اخبار کو خبر ملتی ہے۔ پریس رپورٹر کی واہ واہ ہوتی ہے اور جب اخبار کو خبر ملے گی تو رپورٹر صحافی اور ایڈیٹر کا پیٹ بھرے گا' چاہے پورے معاشرے کا سر ننگا کیوں نہ ہو جائے۔

میڈیا' قومی اخبارات کے ساتھ ساتھ رسائل' ڈائجسٹ' میگزین اور ناولوں کی روش بھی اس سے مختلف نہیں ہے۔ محیر العقول فرضی کرداروں پر مشتمل گھڑی جانے والی سکس سے لبریز جھوٹی کہانیاں' افسانے و ناول کس معاشرے کی عکاسی کرتے ہیں؟ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے' یہ افسانے جاسوسی ہوں یا عشق و محبت کے' سیاسی ہوں یا ادبی ان میں پائے جانے والے کردار اکثر اوقات ایک مسلم معاشرے میں ملنے مشکل ہیں اور ایسی ویسی کہانیاں اور ناول لکھ لکھ کر دراصل ایسے کردار معاشرے میں پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے' جس سے نہ صرف مسلم معاشرے کی اقدار ہی مسخ ہو کر رہ جائیں بلکہ بے حیائی اور فحاشی کو عروج حاصل ہو' ان کے نتائج یہ سامنے آرہے ہیں کہ ہمارا نوجوان طبقہ ان کو پڑھ کر خود کو انہی کی جگہ پر رکھ کر سوچنا شروع کردیتا ہے کہ کسی ایسے ہی انجام سے دوچار ہونے کے لئے ہے۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے' نہ ادھر کے رہے ہم

اور یہ لکھنے والے انہی مایوسیوں کو تحریر میں لاکر نوجوان نسل کو مایوس اور انہی کج فکریوں کے ذریعے نوجوانوں کے ذہنوں کو پراگندہ کرتے

ہیں' جس سے ایک بیمار ذہنی مصنف پورے معاشرے کو ذہنی طور پر بیمار کر دیتا ہے' جبکہ سوچ اس کی یہ ہوتی ہے کہ میرے تخلیق کیے ہوئے لاجواب جھوٹے کرداروں سے معاشرہ میں ترقی کی راہیں ابھریں گی' حالانکہ حقیقت تو یہ ہے کہ۔

بنائے ملت بگاڑ رہی ہے سوں پہ ہیجان کر رہے ہیں
مگر طلسمی اثر ہے ایسا کہ خوش ہیں گویا ابھر رہے ہیں

یہ فرسودہ لٹریچر ہمارے شہروں کی کمرشل لائبریوں یا فٹ پاتھوں سے ہی نہیں ملتا بلکہ ہمارے تعلیمی اداروں کے نصاب میں بھی شامل ہے اور حکومت بھی نوٹس نہیں لے رہی۔ اس وقت میدان صحافت میں موجود مسلمان صحافیوں کی ایک کثیر تعداد اس طبقے پر مشتمل ہے جو ہے تو مسلمان لیکن فرنگی اور مغربی تہذیب کی ظاہری چمک دمک سے ان کی نگاہیں خیرہ اور چکا چوند ہو چکی ہیں' نیز ان کے ایمان کی بنیادیں بھی متزلزل ہیں' اس لئے مسلمان ہونے کے باوجود ان کی صحافت پر کوئی خاص اسلامی رنگ نظر نہیں آتا۔

حد تو یہ ہے کہ اس وقت دنیا میں صحافت کے پلیٹ فارم پر اسلامی صحافت کے حوالے سے جن صحافیوں کو قدرے شہرت حاصل ہے اور جن پر باقاعدہ بنیاد پرستی کا لیبل بھی لگایا گیا ہے۔ ان کی زیر ادارت شائع ہونے والے اخبارات و رسائل میں بھی عورتوں کی اخلاق باختہ اور ہیجان انگیز نیم عریانی تصاویر شائع ہو رہی ہیں۔ جس پر افسوس کے ساتھ ساتھ حیرت بھی ہوتی ہے کہ ایک جانب ان کی اسلام پسندی کا یہ شہرہ اور دوسری جانب بے حیائی کی ترویج میں یہ حصہ گویا۔

بدھو میاں بھی حضرت گاندھی کے ساتھ ہیں
مشت خاک ہیں مگر آندھی کے ساتھ ہیں

ذیل میں ہم انہی صحافی برادری کی راہنمائی کے لئے دنیائے صحافت کے کچھ راہنما اصول اور قوائد و ضوابط تحریر کیے دیتے ہیں۔ اگر انہی کی روشنی میں امور صحافت انجام دیئے جائیں تو اسلامی معاشرے میں اصلاح احوال نسل نو کی اخلاق پر مبنی راہیں کھل سکتی ہیں۔

صحافی برادری کی خدمت میں :

صحافت قوم کے ذہن کی تعمیر و تخریب میں جو اہم کردار ادا کرتی ہے وہ کسی بھی ہوش مند انسان سے مخفی نہیں موجودہ دور میں اخبارات و رسائل ایسی چیزیں ہیں جن سے کوئی پڑھا لکھا گھرانہ خالی نہیں ہوتا' لہذا ان کے ذریعے صحیح بات کو گھر گھر پہنچایا جاسکتا ہے۔ خاص طور سے روزانہ شائع ہونے والے اخبارات آج کل کی زندگی کا لازمی جزو بن کر رہ گئے ہیں۔ یہاں تک کہ جو ان پڑھ لوگ ان کو پوری طرح پڑھ اور سمجھ نہیں سکتے' وہ بھی ان سے بالواسطہ یا بلاواسطہ متاثر ہو کر رہتے ہیں۔

ان حالات میں اخبارات کے ارباب ادارت اور اصحاب انتظام پر پوری قوم کی زبردست ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ انہوں نے زندگی کے جس شعبے کو اختیار کیا ہے وہ محض ایک تجارتی پیشہ یا ایک ذریعہ معاش نہیں ہے' بلکہ قوم کی ذہنی قیادت و راہنمائی کا ایک ایسا منصب ہے جو بڑی نازک ذمہ داریوں کا حامل ہے' کسی انسان کی معاشی ضروریات اگر کسی قومی یا اجتماعی خدمت کے ساتھ وابستہ ہو جائیں تو یہ اللہ کا بہت بڑا انعام ہے کیونکہ اس مقام پر اس کو دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی ایک ہی کام سے حاصل ہو جاتی ہے' لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس کام کو خالص تجارت قرار دے کر اس کے اجتماعی فوائد کو تجارتی منافع کی بھینٹ چڑھا دیا جائے۔

صحافت کو محض ایک ذریعہ تجارت بنا لینا' بجائے خود ایک مذموم حرکت ہے لیکن ناپختہ ذہنوں کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھا کر معاشی منافع حاصل کرنا تو تجارت کی بھی سب سے بدتر اور سب سے گھناؤنی قسم ہے' حالانکہ صحافت جیسے مقدس کام کو اس سے ناپاک نہ کیا جائے؟ لیکن افسوس صد افسوس! کہ ہماری صحافت میں اس پاکیزگی کا احساس عنقا ہوتا جارہا ہے اور روز بروز اس خطرناک طرز عمل کی سنگینی میں اضافہ ہو رہا ہے' گزشتہ چند سالوں میں نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے' اس کا اندازہ کرنے کے لئے آج سے دس سال پہلے کے اخبارات کا موازنہ آج کے اخبارات سے کر کے دیکھ لیجئے۔ اندازہ ہو جائے گا کہ عریانی اور فحاشی کے جذام نے کس طرح سے ہماری صحافت میں سرایت کی ہے۔

آج کی نشست میں ہم اپنے ملک کے صاحبان ایوان صحافت سے یہ التجا کرنا چاہتے ہیں کہ خدارا! اس ستم رسیدہ قوم کی حالت پر رحم کیجئے جو مادی اور اخلاقی اعتبار سے گونا گوں تباہیوں کا سامان کر رہی ہے' یہ قوم نہ اپنے مزاج و مذاق اور دین و مذہب کے لحاظ سے ان عیاشیوں کی متحمل

باقی صفحہ 26 پر

اخبارِ ختمِ نبوّت

دینی مدارس کے خلاف بیانات قابل مذمت ہیں

(مولانا محمد علی صدیقی)

گولارچی (نمائندہ خصوصی) حکومت پاکستان کے اہم وزیر نے مدارس کو اپنی تنقیدات کا نشانہ بنانا شروع کیا اور غیر مسلم قوتوں کو راضی کرنے کے لئے یہاں تک بیان دیا کہ: "دینی مدارس کو وفاقی تحویل میں لے لیا جائے گا۔" یہ بیان پڑھ کر بہت افسوس ہوا، کل تک ہماری حکومت مدارس کی صفائی دے رہی تھی کہ بہت ہی اچھے لوگ ہیں، ان میں کوئی دہشت گردی کی تعلیم نہیں ہوتی جہاد اور دہشت گردی میں فرق ہے، لیکن چند دن بعد ہماری حکومت کو مدارس اور علما کرام طلبا مجاہدین دہشت گرد نظر آنے لگے اور مدارس کو وفاقی تحویل میں لینے کا اعلان کر دیا، لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات بے نیاز ہے حکومت مدارس کو وفاقی تحویل میں لینے کا ارادہ کرتی ہے اور حکومت سندھ نے محکمہ تعلیم اپنے پانچ سو اسکول این جی اوز کے سپرد کرنے کا فیصلہ کر دیا، اس لئے کہ وہ ان اسکولوں کو چلانے سے قاصر ہیں اور فیصلہ یہ ہوا کہ اسکول این جی اوز چلائیں گے نگرانی محکمہ تعلیم کرے گا اور یہ خبر ۲۳/اپریل کے اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ حکومت اپنے تعلیمی ادارے نہیں چلا سکتی ان کو نجی تحویل اور غیر سرکاری این جی اوز کی تحویل میں دینے کا فیصلہ کر چکی اور یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ این جی اوز کیسے ادارے ہیں، مسلم ہیں یا غیر مسلم؟ کیونکہ ہمارے ملک میں اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ یہ ادارے غیر مسلم ہیں یا پھر غیر مسلموں کے تعاون سے چل رہے ہیں۔ ایک مسلمان ملک کے تعلیمی ادارے غیر مسلم این جی اوز چلائیں یا ان کے تعاون سے چلیں: "دال میں کچھ کالا کالا نظر آتا ہے" اب سوچیں کہ ان اداروں سے اسلام اور ملک کے حامی پیدا ہوں گے یا دشمن اور یہ بات واضح ہے کہ یہ تمام تر غیر سرکاری این جی اوز پاکستان کے آئین کے مخالف ہیں، معلوم نہیں ہمارے حکمرانوں کو کیا ہو گیا؟ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے پاس اپنی کوئی تھیوری نہیں ہے ترکی، چین، مصر اور جاپان کے دورے پر جائیں ان ممالک کے آئین پسند آ جاتے ہیں اور بیان دیتے ہیں کہ ہم اپنے ملک میں ایسا ہی چاہتے ہیں اگر پسند نہ ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا آئین جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے نافذ کر کے امن و امان کی روشن مثالیں قائم کیں۔ ہماری حکومت کو غیر مسلموں کے توہین رسالت کے کیس نظر آتے ہیں لیکن غیر مسلموں کی توہین رسالت اور اسلام دشمن سرگرمیاں نظر نہیں آتیں ادھر حکومت توہین رسالت کیس کی تحقیقات ڈی سی کو دینے کا فیصلہ کیا کہ پہلے ڈی سی تحقیقات کرے پھر ایف آئی آر درج ہو۔ اس سے عدالت کا وقار ختم ہو گا جب تحقیق ہو گئی پھر سزا دینے کا حق بھی ڈپٹی کمشنر کو دے دیا جائے لہٰذا حکومت کو چاہئے مدارس اور توہین رسالت کے آئین کو نہ چھیڑے یہ حکومت اور ملک دونوں کے حق میں بہتر ہو گا۔

حکومت قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کا نوٹس لے (ختم نبوت لائرز فورم)

سرگودھا (نمائندہ خصوصی) قادیانیوں کو حدود کے اندر رہنا چاہئے، ناموس رسالت کے حوالے سے مسلمان بڑے حساس ہیں، ختم نبوت لائرز فورم کے صدر شیخ جہانگیر سرور ایڈووکیٹ نے اسٹوڈنٹ ختم نبوت کو خطاب کرتے ہوئے تلقین کی کہ وہ اپنے دلوں میں عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کریں۔ ہم مسلمانوں نے ہر بات میں امریکی لالی اور یہود و ہنود کی ہی تقلید واجب سمجھی ہے۔ اگر ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا مقتدیٰ بنائیں تو دنیا ہمارے قدموں میں ہو۔ انہوں نے فوجی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کا نوٹس لے اور ان کو ضابطہ کا پابند بنائے۔

مولانا محمد عاشق نقشبندی کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی کے امیر حکیم مولانا محمد عاشق نقشبندی کے سسر گزشتہ دنوں انتقال کر گئے، ان کی نماز جنازہ ان کے آبائی گاؤں ٹنڈو جان محمد میں ہوئی اور وہیں سپرد خاک کیا گیا۔ حکیم صاحب سے ان کے سسر کے انتقال پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی محمد جمیل خان، مولانا سعید احمد جلالپوری، مولانا عبدالجبیر ہزاروی اور دیگر احباب نے تعزیت اور بلندی درجات کی دعا کی۔

مغرب کے دباؤ پر توہین رسالت کے قانون میں تبدیلی کا کوئی جواز نہیں

یورپ میں یوم احتجاج کے سلسلے میں علمائے کرام کے بیانات

لندن (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی اپیل پر انگلینڈ کے مختلف شہروں، بیلجیئم، جرمنی، ڈنمارک کی مختلف مساجد میں علمائے کرام نے بیانات کے ذریعہ اس عزم کا اظہار کیا کہ مغرب کے دباؤ پر توہین رسالت کے قانون میں تبدیلی کا کوئی جواز نہیں اور یہ دین میں مداخلت کے مترادف ہے۔ اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا منظور احمد الحسینی، حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ، مولانا عزیز الرحمن (کراولے)، ملا قریشی، مولانا عبدالرحمن (شیفیلڈ)، حافظ عبدالرحمن افضل، قاری محمد اسمٰعیل، پیر محمد انور، مولانا حافظ اکرام الحق ربانی، جمعیت علماء برطانیہ کے مفتی محمد اسلم، مولانا مفتی مقبول احمد، مولانا عبدالرشید ربانی (ڈیوزبری)، مولانا حافظ محمد اکرام (راچڈیل)، حافظ محمد ازہر (شیفیلڈ)، مولانا محمد موسیٰ پانڈور (بریڈ فورڈ)، مولانا عبدالرشید رحمانی، مولانا محمد ہارون گجراتی، مولانا محمد کمال (مانچسٹر)، محمد ایوب ظہیر، مولانا شمس الرحمن طارق، محمد نعمان، محمد فیروز، مولانا عمران جہانگیری، مولانا محمد عیسیٰ منصوری، مولانا مشتاق الرحمن (جرمنی)، حاجی عبدالحمید (بیلجیئم)، مولانا محمد فاروق (ڈنمارک) نے مختلف مساجد میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فوجی حکومت اگر ملک کو سیکولر بھی بنادے تو بھی مغرب اس سے خوش نہیں ہوگا۔ مغرب کی مسلمانوں سے نہیں اسلام سے دشمنی ہے اور وہ اسلام کو ختم کرنا چاہتے ہیں، لیکن مسلمان انشاء اللہ ان کے عزائم کو ناکام بنادیں گے۔ مغرب کو کوئی حق نہیں کہ وہ مسلمانوں کو اسلامی نظام سے روکے، ان کو دین میں مداخلت کی اجازت نہیں دی جائے گی، اس لئے حکومت فوری طور پر توہین رسالت کے قانون میں کی گئی ترمیم یعنی ڈی سی کی تحقیقات کی شرط کے حکم کو واپس لے اور قادیانیت سے متعلق ترامیم اور اسلامی دفعات کو عبوری آئین میں شامل کرے۔

توہین رسالت کے قانون میں تبدیلی کی کسی صورت میں اجازت نہیں دی جائے گی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر اندرون سندھ یوم احتجاج

ٹنڈو آدم (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی اپیل پر لاڑکانہ، سکھر، جیکب آباد، ٹنڈو آدم، حیدرآباد، کوٹری، نواب شاہ، دادو، سہون شریف، ٹھٹھہ، سجاول اور دیگر شہروں کی ہزاروں مساجد میں یوم احتجاج مناتے ہوئے علمائے کرام نے اس عزم کا اظہار کیا کہ توہین رسالت کے قانون میں کسی قسم کی ترمیم کی اجازت نہیں دی جائے گی، اور اگر حکومت نے ڈی سی کی تحقیقات والی شرط واپس نہ لی تو فوری طور پر حکومت کے خلاف تحریک کا آغاز کیا جائے گا، اس سلسلے میں مولانا عبدالصمد ہالیجوی، ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مولانا عبدالقادر منصور، مولانا احمد میاں حمادی، مولانا عبدالحفیظ، مولانا راشد مدنی، مولانا طاہر مکی، مولانا محمد نذر عثمانی، قاری خلیل احمد بندھانی، مولانا عبدالحمید، مولانا عبدالغفور قاسمی، مولانا صالح حداد، مولانا جمیل احمد نے مختلف مساجد میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایک طرف تو حکومت وضاحت کررہی ہے کہ توہین رسالت کے قانون میں کوئی تبدیلی نہیں کی جارہی اور دوسری طرف ڈی سی کی شرط لگا کر اس قانون کو غیر موثر بنارہی ہے۔ بڑے سے بڑے جرم کے لئے ڈی سی کی تحقیقات کی شرط نہیں اور اس حساس اور خصوصی معاملہ کے لئے ڈی سی کی شرط۔ اس کی وجہ سے لوگ قانون کو اپنے ہاتھ میں لیں گے جس سے حکومت کی بدنامی ہوگی، اسی طرح غیر مسلموں کے خاص کر قادیانیوں اور عیسائیوں کے ادارے واپس کئے جارہے ہیں اور توہین رسالت کے قانون کے تحت مقدمات کو ختم کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں جو کسی بھی صورت میں قابل برداشت نہیں، حکومت نے اگر ڈی سی کی تحقیقات والی شرط واپس نہ لی، قادیانیت سے متعلق ترامیم اور اسلامی دفعات کو عبوری آئین میں شامل نہیں کیا اور مسیحی اور قادیانی ادارے واپس کئے تو اس کے خلاف بھرپور مزاحمت کی جائے گی اور ۸/ مئی کو حکومت کے خلاف لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔

توہین رسالت کے قانون کے سلسلے میں حکومت ڈی سی کی شرط واپس لے

فوجی حکومت کو آئین و قانون میں ترامیم کا کوئی حق نہیں

مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کی اپیل پر پورے پاکستان میں یوم احتجاج

ملتان (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر آج پاکستان بھر میں یوم احتجاج منایا گیا اور ملک کی ہزاروں مساجد میں اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ اگر توہین رسالت کے قانون کے سلسلے میں حکومت نے ڈی سی کی تحقیقات کی شرط واپس نہ لی تو ۸/مئی کو مذہبی جماعتوں کے اجلاس میں فوجی حکومت کے خلاف تحریک کے آغاز کے لئے لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا اور مسلمان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے لئے جانوں کا نذرانہ پیش کریں گے اور حکومت کو مجبور کریں گے کہ وہ اس سلسلہ میں اپنا فیصلہ واپس لے۔ یوم احتجاج کے سلسلے میں ملتان، سرگودھا، لاہور، گوجرانوالہ، گھکھڑ منڈی، بھکر، لیہ، پشاور، ہزارہ، ڈیرہ اسمٰعیل خان، بہاولپور، بہاولنگر، کوئٹہ، لورالائی، ژوب اور ملک کے دیگر شہروں کی ہزاروں مساجد میں شیخ المشائخ حضرت خواجہ خان محمد صاحب، مولانا سید نفیس شاہ صاحب، شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر، مولانا فضل رحیم، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا محمد اجمل خان، مولانا محمد اعظم طارق، مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ، قاری سعید الرحمٰن، مفتی ابرار احمد، مولانا اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا بشیر احمد، مولانا ریاض درانی، مولانا نورالحق نور، مولانا انوارالحق، مولانا منیر الدین، مولانا عبدالعزیز جتوئی، مولانا عبدالعزیز لاشاری، مولانا غلام مصطفیٰ، حافظ ثاقب، مولانا زاہد الراشدی، مولانا عبدالرحمٰن اشرفی، مولانا رشید میاں اور دیگر علمائے کرام نے اس عزم کا اظہار کیا کہ توہین رسالت کے قانون کو غیر موثر بنانے کی کوئی کوشش کامیاب ہونے نہیں دی جائے گی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس سلسلے میں جو فیصلہ کرے گی مسلمان اس پر بھرپور عمل کریں گے۔ حکومت کو مشورہ دیا گیا کہ اس احمقانہ اقدام سے باز رہے اور اسلام سے متعلق مسلمانوں کا امتحان نہ لے۔ پاکستان مصر، ترکی اور الجزائر نہیں کہ مذہبی قوتوں کو کچل کر غیر اسلامی اقدام کی اجازت دی جائے گی۔ مسلمان قادیانیت سے متعلق ترامیم، توہین رسالت کے قانون اور اسلامی دفعات کا بھرپور تحفظ کریں گے۔ حکومت کو اپنا اقدام یا واپس لینا ہوگا یا وہ بستر گول کرنا ہوگا۔ ایوب خان اور جنرل یحیٰی اور ضیاالحق مرحوم جیسے آمر مطلق بھی اس سلسلے میں کچھ نہ کر سکے تو جنرل پرویز مشرف کیا بیچتے ہیں؟ مسلمان توہین رسالت کے قانون کی خود حفاظت کریں گے۔

چناب نگر کے قومیائے گئے اسکولز قادیانیوں کو واپس نہ کئے جائیں

(مولانا فقیر محمد)

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات فیصل آباد مولانا فقیر محمد نے چیف ایگزیکٹو پاکستان، گورنر پنجاب اور صوبائی وزیر تعلیم سے مطالبہ کیا ہے کہ غریب لوگوں کے بچوں کی تعلیم کے تحفظ کے پیش نظر چناب نگر سابقہ (ربوہ) میں تین سرکاری ہائی اسکولوں گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی اسکول چناب نگر اور گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی اسکول چناب نگر اور گورنمنٹ فضل عمر گرلز ہائی اسکول چناب نگر کو "قادیانی جماعت چناب نگر" کو واپس کرنے کا فیصلہ منسوخ کیا جائے اور ۱۹۷۲ء میں قومیائے گئے اسکولوں کو قادیانیوں کو واپس نہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف حکومت ناخواندگی کے خاتمہ کے لئے نئے اسکول کھولنے کا اعلان کر رہی ہے اور دوسری طرف سرکاری اسکولوں کو نجی لوگوں کو واپس دے کر ہزاروں زیر تعلیم مسلمان لڑکے لڑکیوں کو تعلیم سے محروم کرنا چاہتی ہے اور امریکہ، برطانیہ کو خوش کرنے کے لئے مشنری اسکول اور مرزائیوں کے صوبہ پنجاب میں ۵۲ ہائی اسکول واپس کرنے کا پروگرام بنا رہی ہے جبکہ کئی دفعہ احتجاج کیا جا چکا ہے، مقام افسوس ہے کہ اب واپسی مسئلہ کو زندہ کر لیا گیا ہے جبکہ قادیانیوں نے ان تین سرکاری اسکولوں کو واپسی کے لئے ایک سال کی ملازمین کو تنخواہوں کے اب صرف ۸۳ لاکھ روپے سرکاری خزانہ میں جمع کرائے ہیں اور دونوں اسکولوں کی اراضی ۹۱-۹۱ کنال ہے ایک لاکھ روپے مربہ کے حساب سے صرف ۱۸ کروڑ ۲۰ لاکھ روپے کی اراضی کی قیمت ایک اسکول کی تین لاکھ، مسجد تین لاکھ، لاگت ایک لاکھ کل ۱۹ کروڑ روپے ہے۔

☆☆ ☆☆

توہین رسالت کے قانون کے سلسلے میں حکومت کی وضاحت کافی نہیں

ڈی سی کی تحقیقات کی شرط لگا کر قانون کو غیر مؤثر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی کی اپیل پر جمعہ کو یوم احتجاج منایا گیا اور مختلف مساجد میں احتجاجی قراردادیں منظور کی گئیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے مسجد فلاح، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے چانسلر ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے جامع مسجد بہار کالونی، مولانا زرولی خان نے جامع مسجد احسن العلوم، مولانا نذیر احمد تونسوی نے جامع مسجد بورڈ لائن، مفتی نظام الدین شامزئی نے جامع مسجد کلفٹن، مولانا تنویر الحق تھانوی نے جامع مسجد جیکب لائن، مفتی محمد جمیل خان نے جامع مسجد سبیل والی، مولانا مفتی زین العابدین زبیر نے جامع مسجد باب الرحمت، مولانا محمد اقبال اللہ نے جامعہ عثمانیہ، مولانا سید حماد اللہ شاہ نے جامع مسجد گول مارکیٹ، مولانا عبدالخالق نے جامع مسجد محمدی، مولانا احسان اللہ ہزاروی نے جامع مسجد توحید گلشن حدید، مولانا عبدالقیوم نعمانی نے جامع مسجد مریم، مولانا عزیزالرحمن رحمانی، مولانا مفتی منیر احمد اخون، مولانا محمد طیب لدھیانوی، مفتی خالد محمود، مولانا مزمل حسین کاپڑیا، مولانا لیاقت علی شاہ، مولانا عبدالغفور، مولانا محمد احمد مدنی، مولانا عبدالجبار، مولانا امداد اللہ، مولانا عطاء الرحمن، مولانا محمد انور بدخشانی، مولانا محمد انور زیب، مولانا قاری فیض اللہ چترالی، مولانا شمس الحق مشتاق، مولانا نعیم امجد سلیمی، مولانا صابر شاہ، مولانا محمد اشرف کھوکھر، مولانا فیض محمد نقشبندی، مولانا عبدالرشید انصاری، مولانا محمد طلحہ رحمانی، مولانا مشتاق احمد عباسی، مولانا عبدالرحمن فاروقی، مولانا ضیاء الدین ہزاروی، مفتی عتیق الرحمن، مولانا محمد اعجاز، مفتی عبدالحمید لاشاری، مولانا قاسم عبداللہ، مفتی محمد عاصم، مولانا سالک ربانی، مولانا عبیداللہ احرار، مولانا عبدالرحمن سندھی، مولانا نجم عالم، مولانا سلطان محمد، مولانا طاہر محمود، قاری عبدالملک، مولانا ابوہریرہ، مولانا محمد یوسف کشمیری، مولانا عطاء اللہ، مولانا ہدایت اللہ، مولانا گلزار شاہ، مولانا محمد منعم، قاری عبداللہ، مولانا نورالہدیٰ، مولانا محمد طیب نقشبندی، مولانا قاری محمد رفیق، قاری عمر خطاب، مولانا عبدالرحمن، ڈاکٹر قاسم محمود، مولانا احتشام الحق خیری، مولانا شفیع الرحمن احرار اور دیگر علماء کرام نے کراچی کی سینکڑوں مساجد میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ توہین رسالت کے قانون، قادیانیوں کے متعلق ترامیم، آئین کی اسلامی دفعات، امتناع قادیانیت آرڈی نینس پاکستان کی شہ رگ کی حیثیت رکھتے ہیں، اس سلسلہ میں کسی قسم کی فروگزاشت یا ان کو غیر مؤثر بنانے کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہونے دی جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے حکومت نے توہین رسالت کے قانون میں ڈی سی کی تحقیقات کی شرط لگانے کی بات کی ہے پورے پاکستان میں احتجاج کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ اب حکومت کے ترجمان نے وضاحت جاری کی ہے جو کسی صورت میں قابل قبول نہیں۔ حکومت فوری طور پر اپنا فیصلہ واپس لے اور ڈی سی کی تحقیقات کی شرط ختم کرے ورنہ حکومت کے خلاف تحریک کا آغاز ہوگا۔ ۸/ مئی کو مذہبی جماعتوں کے اجلاس میں لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔ ہم یوم احتجاج کے ذریعہ حکومت کو آگاہ کرنا چاہتے ہیں کہ اگر اس نے اپنا یہ اقدام واپس نہیں لیا تو وہ اقتدار پر نہیں رہ سکے گی اور مسلمان اس کا تختہ الٹ کر رکھ دیں گے۔

تبصرۂ کتب

نام کتاب: میرے خلیل

احوال و معارف

حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی

خانقاہ سراجیہ کندیاں میانوالی۔

تالیف: اشفاق اللہ واجد مجددی

ضخامت: ۱۴۲ صفحات

قیمت: ۲۵ا روپے

ناشر: مکتبہ سراجیہ، سعدیہ محلہ مسلم آباد گوجرہ (ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت سے تمام کمال "تزکیہ" حاصل کیا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے تابعین رحمہم اللہ، بعد تابعین اور اولیا اللہ نے یہ گوہر بے بہا اپنے سینوں میں محفوظ کیا، اسی طرح اللہ رب العزت کے ذکر و فکر میں ریاضات و مجاہدات کرنے والوں نے چراغ سے چراغ جلا کر عالم کو منور کیا۔ اولیا اللہ کی زیارت و صحبت کے بعد ان کے حالات و ارشادات اور ان کے قلوب میں آنے والے واردات و مشاہدات اور ان کے اعضاء و جوارح میں آنے والے پر خلوص معاملات و عبادات کے پڑھنے، سننے سے انسان کے اعمال و اخلاق میں انقلاب آجاتا ہے، قلب و دماغ میں وہ کیفیات پیدا ہوتی ہیں جو اہل ایمان محسوس تو کرسکتے ہیں، لیکن بیان کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ بہرکیف جیسا کہ زیر تبصرہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے کہ سرخیل اولیا حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی) کے بفضل خدا، دیے گئے فضائل و کمالات، علم و عرفان، اجابت و انابت، قربت و مقبولیت کے مؤلف موصوف نے اپنے فہم و ادراک کے مطابق حضرت والا مدظلہ، کے متعلق مشاہدات و واقعات تحریر کیے ہیں جن کو پڑھنے سے اولیا اللہ کی محبت و عقیدت میں اضافہ ہوگا۔ جناب مؤلف موصوف کی اس سعی جمیلہ کو اللہ رب العزت شرف قبولیت سے نوازے۔ (آمین)

گوہر شاہی

عبدالحلیم احقر اچھڑیاں مانسہرہ

کہتا تھا چاند میں مری تصویر نظر آئی
مردود خلائق وہ ملعون گوہر شاہی

انسان کے پیکر میں شیطان مجسم ہے
انسانیت کے واسطے ہے باعث رسوائی

گستاخ پیمبرؐ کا باغی ہے نبوتؐ کا
مغضوب الٰہی ہے وہ گمراہی کا داعی

خیرالبشر کا نعرہ مہدیت کا دعویٰ
کچھ ہاتھ نہیں آیا ہے ذلت و رسوائی

کہتا تھا شبیہ مری ظاہر حجر اسود میں
صوفی بے طریقت ہے کرتا ہرزہ سرائی

کچھ ذکر کے حلقے ہیں نعرہ ہے اللہ ھو کا
بساط عمل لپٹا خواہش نے جلا پائی

جھرمٹ میں مہوشوں کے دولہا ہے بنا بیٹھا
پیری کے لبادے میں خواہش کی پذیرائی

عیسیٰؑ سے ملاقات کا موذی نے کیا دعویٰ
کردار جو دیکھو تو شیطان کا ہے بھائی

ایمان کا لٹیرا عقل و خرد سے عاری
رنگیں مزاج صوفی شباب کا شیدائی

بھاگا وہ لعین احقر پہنچا در آقا پہ
لے ڈوبی اس لعین کو خود بینی و خود رائی

بقیہ: صحافیوں کا کردار

ہے اور نہ ہی اس کے مادی وسائل و ذرائع اس کی اجازت دیتے ہیں۔ دنیا کی دوسری اقوام عریانی فحاشی اور عیش پرستی اختیار کر کے دنیا میں کچھ روز مزے اڑا سکتی ہے' لیکن یہ مسلمان قوم جس کا خمیر کلمہ طیبہ...... سے اٹھا ہے اس کے لئے عیش و نشاط اور طاؤس ورباب کا راستہ اختیار کرنے کے بعد تباہی و بربادی کے سوا کچھ نہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو فکری قیادت کا منصب عطا فرمایا ہے۔ آپ اپنی مخلصانہ جدو جہد کے ذریعے اس قوم کو اخلاق و شرافت کے بام عروج تک لے جا سکتی ہیں اور پھر انسانیت کی خدمت کے لئے اس قوم کے سارے کارنامے آپ کے نامہ اعمال میں لکھے جا سکتے ہیں۔ آپ کا فریضہ یہ ہے کہ اگر نئی نسل کی غلط سمت کا رخ کر رہی ہے تو آپ اپنی ہمت و بصیرت اور اپنی محبت و شفقت سے اس کا رخ بدلنے کی کوشش کریں نہ یہ کہ بے راہ روی میں اس کی حوصلہ افزائی کے مرتکب ہوں' آپ کے اسلاف نے آپ کو غیرت و محبت اور عفت اور عصمت کی میراث عطا کی تھی' لیکن آپ اپنے بچوں کے لئے کیا چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں بے حیائی' آبرو باختگی' اور ذلت و رسوائی ؟؟؟

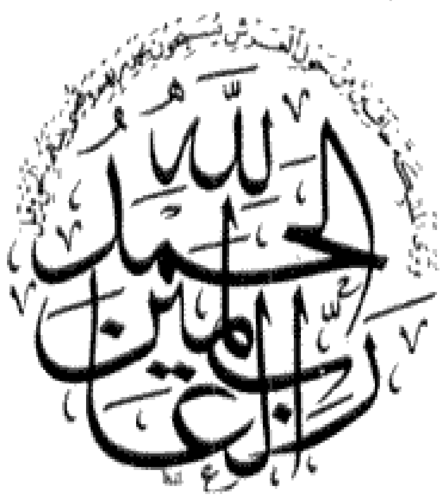

شمع ختم نبوّت کے پروانوں کی باتیں

وہ عظیم الشان باتیں

ترتیب و تحقیق
محمد طاہر رزاق

- جو عشق رسولؐ سے مہکتے گلاب ہیں
- جو غیرت رسولؐ کے روشن چراغ ہیں
- جو فنافی الرسولؐ کے انمٹ نشان ہیں
- جو شہدائے ختم نبوتؐ کے خون سے لکھی گئی درخشاں تاریخ ہیں......
- جن سے ایمان اجالے اور جذبے اچھالے جاتے ہیں......
- جن سے مسلمانوں کی نو خیز نسل اپنے بہادر اسلاف کے ایمانی کارناموں سے آشنا ہوتی ہے۔
- جن کے پڑھنے سے ایک عام مسلمان قادیانیت کے خلاف شمشیر بکف مجاہد بن جاتا ہے۔
- جن کا مطالعہ مجاہد ساز اور قادیانیت سوز ہے۔

پڑھیے۔۔۔اور تحفظِ ختم نبوّت کیلیے آگے بڑھیے

بہترین کاغذ، اعلیٰ پرنٹنگ، چہار رنگا خوب صورت ٹائٹل،

صفحات : 208 قیمت :-/80روپے، مجاہدین ختم نبوت کیلئے خصوصی رعایت

عالمی مجلسِ تحفظِ ختم نبوت حضوری باغ روڈ، ملتان

REGD. NO. SS-160

دنیا بھر کے مناظرین و مبلغین اور فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کرنے والوں کے لئے خوشخبری

قادیانی شبہات کے جوابات

مسئلہ ختم نبوت' رفع و نزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور کذب مرزا پر امت محمدیہ ﷺ کے علماء و اہل قلم نے گرانقدر کتب تحریر فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کے حکم کی تعمیل میں ان رشحات قلم اور بکھرے ہوئے موتیوں کی آب دار مالا تیار کر دی گئی ہے۔ اس نئی ترتیب میں جدید و قدیم قادیانی اعتراضات کے جامع و مانع مسکت' دندان شکن جوابات جمع کر دیئے گئے ہیں۔

خصوصیات

الف...... عقیدہ ختم نبوت پر قرآن و سنت اور اجماع امت کے دلائل ہیں۔

ب...... مسیلمہ کذاب سے قادیانی کذاب تک تمام بے دین و بد دین افراد و جماعتوں کے جملہ اعتراضات کے جوابات میں مناظرین اسلام نے جو کچھ ارشاد فرمایا سب کو جمع کر دیا گیا ہے۔

ج...... مناظر اسلام حجۃ اللہ علی الارض حضرت مولانا لال حسین اخترؒ فاتح قادیان استاذ المناظرین مولانا محمد حیاتؒ کی عمر بھر کی ریاضت و فتنہ قادیانیت سے متعلق ان کی علمی محنت کو انہی کی نوٹ بکوں کی مدد سے مرتب کیا گیا ہے۔

د...... پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ' مولانا سید محمد علی مونگیریؒ' مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ' مولانا محمد چراغؒ' مولانا محمد سلیم دیوبندیؒ' مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ' مولانا ابراہیم سیالکوٹیؒ' مولانا عبداللہ معمارؒ نے قادیانی شبہات کے جوابات میں جو کچھ فرمایا وہ سب اس کتاب میں سمو دیا گیا ہے۔

ھ...... مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ سے دوران تعلیم مولانا بشیر احمد فاضل پوری اور مولانا اللہ وسایا نے جو کچھ تحریری طور پر محفوظ کیا' اسی طرح مناظر اسلام فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ سے حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عبدالرحیم اشعر' مولانا خدابخش' مولانا جمال اللہ الحسینیؒ' مولانا منظور احمد الحسینی' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی اور دیگر حضرات نے جو کچھ پڑھا' مطبوعہ یا مخطوط جو بھی میسر آیا موقعہ بموقعہ اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔

الحمدللہ! اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے یہ ایک ایسی دستاویز تیار ہو گئی ہے جسے قادیانی شبہات کے جوابات کا انسائیکلوپیڈیا قرار دیا جا سکتا ہے۔ پہلا حصہ جو ختم نبوت کے مباحث پر مشتمل ہے شائع ہو گیا ہے۔ قیمت ۶۰ روپے بذریعہ ڈاک ۸۰ روپے وی پی نہ ہو گی۔

نوٹ : پہلے اس کا نام "ختم نبوت پاکٹ بک" تجویز ہوا تھا مگر اب "قادیانی شبہات کے جوابات" نام رکھا گیا ہے۔

ملنے کا پتہ : ناظم دفتر مرکزیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان' فون : 514122